THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, May 02, 2013
(93rd Session)
Volume V, No. 01
(Nos. 01)

CONTENTS

		Paes
1.	Recitation from the Holy Quran……………………………….	1
2.	Panel of Presiding Officers…………………………………….	2
3.	Motion for Suspension of Question Hour…………………..	2
4.	Leave of Absence…………………………………………...	2-3
5.	Point of Order Regarding Attack on INP's Office………….	4-8
6.	Presentation of Report Regarding Non-cooperative Behaviour of Managing Director, Pakistan Security Printing Corporation (PSPC) and Insulting Behavior of Chief Executive Officer of SEPCO………………………………	9-14
7.	Point of Order Regarding Use of Impertinent Language by the Former Chief Minister Against President of Pakistan……………………………………………………..	15-57
8.	Discussion on Law and Order Situation and Statement by the Caretaker Interior Minister………………………….....	58-67

Printed and Published by the *Senate Secretariat, Islamabad.*

Volume-V	SP.V(01)/2013
No.01	15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 02, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا
وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

ترجمہ: اور اللہ مسلمانوں کو ہر گز اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس پر تم (اس وقت) ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کر دے، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس!) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

اور جو لوگ اس (مال و دولت) میں سے دینے میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے وہ ہر گز اس بخل کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب روز قیامت انہیں (گلے میں) اس مال کا طوق پہنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے رہے ہوں گے، اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے (یعنی جیسے اب مالک ہے ایسے ہی تمہارے سب کے مر جانے کے بعد بھی وہی مالک رہے گا)، اور اللہ تمہارے سب کاموں سے آگاہ ہے۔

(سورۃ ال عمران: آیات 179-180)

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members in order of precedence to form Panel of Presiding Officers for the 93rd session of the Senate of Pakistan:-

i) Senator Aitzaz Ahsan

ii) Senator Ilyas Ahmed Bilour

iii) Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana

جناب چیئرمین: فاروق نائیک صاحب، suspension of rules for question hour.

Motion for Suspension of Question Hour

Senator Farooq Hamid Naek: I beg to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of Rule 41 of the said rules regarding Question Hour be dispensed with.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of Rule 41 of the said rules regarding Question Hour be dispensed with.

(The motion was carried)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب مولا بخش چانڈیو صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 92 ویں اجلاس کے دوران اٹھارہ اور انیس اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب طلحہ محمود صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب افراسیاب خٹک صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 92ویں اجلاس کے دوران مورخہ سولہ تا انیس اپریل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب سردار فتح محمد محمد حسنی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 92ویں اجلاس کے دوران پندرہ اور انیس اپریل اور آج مورخہ **۲** مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب میر محمد علی رند صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اسحاق ڈار صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ **۲** مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب حاجی غلام علی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پرحالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین سید صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پرآج مورخہ ۲ مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ نسرین جلیل صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲ اور ۳ مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب سید مظفر حسین شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پرآج مورخہ ۲ مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب حمزہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پرحالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی حاجی صاحب۔

Point of Order regarding Attack on INP's Officer

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! ہمارے صحافی بھائی سخت گلہ کر رہے ہیں۔ ایک نجی ادارہ INP جو خبریں مہیا کرتا ہے، اٹھائیس تاریخ کو اسلام آباد میں اس کے دفتر پر کچھ لوگوں نے حملہ کیا اور ان کے دفتر کو جلا دیا۔ آج وہ بیچارے باہر ٹینٹ لگا کر اپنا کام کر رہے ہیں۔ اگر اسلام آباد شہر میں، جہاں پوری حکومت موجود ہے، میرے خیال میں یہ آدھے سے زیادہ ریڈ زون بھی کہلاتا ہے، وہاں یہ واقعہ ہو سکتا ہے تو پھر جس ایجنڈے کے لیے ہمیں بلایا ہے، جس پر ہم بات کریں گے وہ الگ ہے۔ اگر

ہمارے صحافی بھائی اس آگ میں جل جاتے تو کیا ہوتا، ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ پورا ہاؤس اس معاملے کی مذمت کرے اور میرا ساتھ دے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ حاجی عدیل صاحب نے صحیح بات کی ہے کہ صحافت کی آزادی کو ہمیں protection دینی چاہیے نہ کہ ان کے دفاتر کو جلانا چاہیے۔ وزیر داخلہ صاحب موجود ہیں اور میں ان کے توسط سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملے پر investigation کی جائے اور جو بھی culprits ہیں، ان کو گرفتار کیا جائے اور آپ کو اس کی رپورٹ دی جائے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: صحافی walk out کر رہے ہیں، ان کو واپس لایا جائے۔

جناب چیئرمین: فاروق نائیک صاحب آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: دوسری بات میں عرض کروں گا کہ جو بھی نقصان ہوا ہے Ministry of Information اس پر نظر ثانی کرے۔ ان کی جو بھی تکالیف ہیں، جو بھی ان کا نقصان ہوا ہے، اس کو redress کیا جائے۔ وزارت اطلاعات کو اس بارے میں ہدایات دی جائیں۔

تیسری بات جو صحافی ٹینٹ میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے ہیں، ان کو بھی اس کے لیے کوئی ریلیف دیا جائے اور ان چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی طرف سے رولنگ آنی چاہیے۔ صحافی بھائی چلے گئے ہیں، مشاہد بھائی کا صحافت سے تعلق ہے، کچھ ادھر سے جا کر ان سے باتیں کریں اور منا کر لے آئیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی مشاہد اللہ صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: جناب چیئرمین! بڑی تفصیل سے فاروق نائیک صاحب نے اور حاجی عدیل صاحب نے بات کی ہے، میں بھی اپنی آواز اس میں شامل کرنا چاہتا ہوں کہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور وہ بھی اسلام آباد میں ہوا ہے۔ ان کے دفتر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ footpath پر بیٹھے ہوئے ہیں، وزیر اطلاعات صاحب ان کے پاس گئے بھی ہیں، لیکن ابھی تک اس کا کوئی تدارک نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی تحقیقات کا آرڈر وزارت داخلہ کی طرف سے ہوا ہے۔ اس واقعے کی تحقیقات کا فی الفور آرڈر ہونا چاہیے، ان لوگوں کو پکڑنا چاہیے۔ خاص طور پر جو سب سے زیادہ ضروری چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان کے روزگار کا مسئلہ ہے، سو کے قریب لوگ ہیں، ان کے لیے فی الفور کوئی ایسا انتظام

کیا جائے کہ وہ اپنے دفتروں میں بیٹھ کر اپنا کام کر سکیں، انتخابات کا وقت ہے۔ یہ ایک ایجنسی ہے، ان کا انتخابات کے حوالے سے ایک بڑا کردار ہے ۔ ہم تمام لوگوں کا یہ مطالبہ ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کی جائے، ان کے نقصان کا ازالہ کیا جائے۔ فی الفور کوئی ایسی جگہ مہیا کی جائے تاکہ وہ اپنا کام تو کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: بالکل اس پر anybody else who wants to talk on this issue.مولا بخش چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: بہت شکریہ، حاجی عدیل صاحب نے بات کی ہے، مشاہد اللہ صاحب نے بھی بات کی ہے اور نائیک صاحب نے بھی بات کی ہے۔ میرے ساتھ بھی صحافیوں کی بات ہوئی ہے۔ یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ باتیں تو یہی کرنی ہیں، میری آواز بھی ان کی آواز کے ساتھ ہے۔ بڑے بڑے دھماکے، بڑی بڑی دھمکیاں، بڑے بڑے لوگوں کو الیکشن سے روکنا، وزارت داخلہ کے اگر کنٹرول میں نہیں ہے تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ وہ بے بس ہوگئے ہیں۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ آپ کوئی ایکشن نہ لیں، میرے خیال میں بڑی چیزوں کو چھوڑ کر، اگر آپ کے بس میں نہیں ہے تو کم از کم چھوٹی ہی کر لیں تاکہ ہمارا اعتماد تو بحال ہو جائے۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین: میں سمجھتا ہوں کہ representation of each political party حاجی عدیل صاحب نے بات کر لی ہے we give the opportunity to MQM جی مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ جناب چیئرمین! میں on behalf of میرے قائد الطاف حسین بھائی، میری leadership متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی اور میرے ساتھی جو سینیٹ میں چھ بھائی اور ایک بہن ہیں، ہم متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے اپنی full support اس آزاد ایجنسی ، INP کو دیتے ہیں، ان کے ساتھ جو conspiracy ہوئی ہے جو کہ reported تھی کہ ان کے خلاف conspiracy ہو رہی ہے کیونکہ آزاد سوچ کے خلاف ایک مہم چلی ہوئی ہے، آزاد سوچ کے خلاف سب کچھ ہو رہا ہے۔ ان کے دفتر کو بے دردی سے جلایا گیا، بیس ملین کا نقصان

ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو جلدی compensate کیا جائے، rehabilitate کیا جائے۔ ہمارے صحافی بھائیوں کو protection دی جائے۔

جناب چیئرمین: آزاد صحافت پر ہم سب یقین رکھتے ہیں، تمام سیاسی پارٹیاں آزادی صحافت پر believe کرتی ہیں۔ یہ بڑا important element ہے for democracy in our country. حاجی عدیل صاحب اور فرحت اللہ بابر صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ وہ صحافی بھائیوں کے پاس جائیں اور ان کو واپس گیلری میں لے کر آئیں۔ In the mean time we will discuss on law and order situation, subsequently this incident is concerned with the Interior Minister and he is here. جی کامل علی آغا صاحب۔ you represent your party.

جناب چیئرمین: جی کامل علی آغا صاحب، you represent your party.

سینیٹر کامل علی آغا: شکریہ جناب چیئرمین۔ جہاں تک پچھلے پانچ سال کے عرصے کا تعلق ہے، الحمدللہ میڈیا برملا اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ اس دور میں political victimization یا victimization یا کسی کو غیر ضروری طور پر ہراساں کرنے کی کوشش، کم از کم میڈیا کی حد تک اور سیاسی کارکنوں کی حد تک موجود نہیں رہی۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ نگراں حکومت آنے کے بعد یہ دہشت ناک اور بڑا واقعہ پاکستان کی سب سے بڑی news agency کے خلاف اسلام آباد کی حدود میں سرزد ہونا انتہائی alarming بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور یہ ٹھیک ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ نگران حکومت سے اتنا ہی expect کرنا چاہیے جتنا کہ ان کی duties ہیں law and order کو قائم رکھنا پورے ملک میں اور بالخصوص Elections کے دوران حکومت کی ذمہ داری ہے اور وفاقی دارالحکومت میں وفاقی حکومت کی اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وفاقی دارالحکومت کے اندر law and order کا قائم رہنا، اس کا prevail کرنا سب کو نظر آنا چاہیے۔ یہ انتہائی سفاکانہ اقدام ہے جو اس حکومت کے دور میں ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی alarming ہے اور اس کا فی الفور تدارک ہونا چاہیے۔ افسوس ناک بات جناب چیئرمین! یہ ہے کہ آج تک اس کا notice نہیں لیا گیا۔

یہ جو ہمیں ایجنسی والوں نے خط دیا ہے، اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ وزیر اطلاعات ہمارے ساتھ in touch ہیں لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ وزارت داخلہ ان کے ساتھ رابطے میں نہیں ہے اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کے نقصان کا بھی ازالہ کیا جائے اور اس بات کا تعین کیا جائے کہ یہ کس نے کیا اور کیوں کیا۔ یہ انتہائی ضروری ہے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Keeping in view the sentiments of the honourable members, the Interior Minister is directed to investigate the matter, the culprits should be brought to book and the report should be submitted to this House. In the meantime the Interior Minister would get in touch with the Minister for Information also to that so far what relief has been given to them and the Government should look into it that how relief could be given to INP. Yes, Zahid Khan *sahib*.

سینیٹر محمد زاہد خان: میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کو آج تیسرا دن ہے یا شاید چوتھا دن ہے لیکن وزیر اطلاعات صاحب کو تو ادھر ہونا چاہیے تھا کہ اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے اسلام آباد کے دل میں یعنی سپر مارکیٹ میں تو کیا انہوں نے ابھی تک کوئی action لیا ہے۔

Mr. Chairman: Zahid Khan *sahib*, direction has been given now and certainly they will look into it but Interior Minister *sahib*, this is Federal Capital Islamabad, it is your domain, اور جو ابھی show concerns کیے جا رہے ہیں کہ اس پر ابھی مقدمہ درج ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو کتنے لوگوں کے خلاف ہوا ہے؟ Investigation کی کیا stage ہے؟ If it is in your knowledge, brief us.

Malik Mohammad Habib Khan (Minister for Interior): Honourable Chairman and the honourable members of the Senate, I may submit that the matter is very much in my knowledge and I have directed the IGP to take appropriate actions. Case has been registered and we are constantly in touch with the progress of the case. I had a word with the Minister for Information and this

morning we had a meeting with the Prime Minister on law and order and particularly this issue came under discussion. We are fully alive to the situation and we will make sure that we respect the journalist community and carry out proper investigation and lay hand on the culprits. I assure the House that I respect their sentiments and I think we must condemn such act of lawlessness and I must admit that our police force will be very very actively pursuing this matter and I will be calling the meeting regarding the progress of this case and submit report in the next hearing.

Mr. Chairman: In the meantime, you must look into it that what relief can be given to INP also. Now, we move on to item No.2, Col. Mashhadi *sahib*, may move item No.2.

Presentation of Report Regarding Non-cooperative Behaviour of Managing Director Pakistan Security Printing Corporation (PSPC) and Insulting Behaviour of Chief Executive Officer of SEPCO

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I, the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, move that under Rule 194(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Saeed Ghani regarding non-cooperative behaviour of Managing Director, Pakistan Security Printing Corporation (PSPC), be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 194(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Saeed Ghani regarding non-

cooperative behaviour of Managing Director, Pakistan Security Printing Corporation (PSPC), be condoned till today.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi may move item No.3.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. I, the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, present the report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Saeed Ghani regarding non-cooperative behaviour of Managing Director, Pakistan Security Printing Corporation (PSPC).

Mr. Chairman: Report stands presented.

سعید غنی صاحب! کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں because it is your issue.

سینیٹر سعید غنی: جناب والا! یہ privilege motion میں نے ہی move کیا تھا۔ بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے جو Finance Department کے افسران ہیں، جو وہاں پر meeting میں آئے، انہوں نے کمیٹی کو بہت برے طریقے سے mislead کیا اور غلط بیانی کرکے اس issue کو close کروانے کی کوشش کی۔ یہ Motion میں نے 25 فروری کو move کیا تھا اور جو کمیٹی کی پہلی meeting تھی وہ 19 مارچ 2013 کو ہوئی۔ جس محترمہ کے خلاف وہ privilege motion تھا وہ تو اس meeting میں نہیں آئیں لیکن Finance Ministry کی ایک خاتون افسر نے یہ بتایا کہ 16 مارچ کو MD PSPC صاحبہ نے premature retirement کے لیے apply کر دیا ہے۔ اس وقت بھی میں نے یہ بات raise کی تھی کہ اگر apply کیا ہے تو وہ ابھی allow تو نہیں ہوئی ہو گی، وہ تو ابھی job پر ہوں گی، تو ان کو بلائیے لیکن وہ اس وقت نہیں آئیں۔ بعد میں کمیٹی میں یہ طے ہوا کہ یہ issue ہم refer کریں گے Establishment Division کو کہ وہ ان کے خلاف inquiry کرے اور اس وقت Finance Division نے یہ بھی بتایا تھا کہ یہ جو انہوں نے apply کیا ہے for retirement یہ کم از کم تین سے چار مہینے لے گا مکمل procedure کو adopt کرنے میں لیکن وہ نہیں ہوا۔ پھر 10 اپریل کو ہماری دوسری meeting ہوئی۔ یہ یاد

رکھیں کہ 16 مارچ کو انہوں نے retirement کے لیے apply کیا تھا اور 10 اپریل کو جب ہماری meeting ہوئی تو وہ خاتون پھر بھی نہیں آئیں اور Establishment Division کی طرف سے اور بھی کوئی چیز نہیں آئی لیکن ہمیں یہ خط دیا گیا، یہ ایک notification ہے کہ جی انہوں نے جو retirement کے لیے apply کیا تھا، اٹھائیس مارچ کو ان کی retirement accept ہو گئی ہے اور اب وہ حکومت پاکستان کی ملازمت میں نہیں ہیں لہذا اب اس خاتون کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بھی یہ سوچا کہ یہ retire ہو گئی ہیں اس لیے اس issue کو چیئرمین پر چھوڑ دیا کہ وہ جس طرح چاہیں، اس کو wind up کر دیں۔ انہوں نے close کر دیا لیکن آج بھی وہ خاتون retirement کے بعد اپنے office میں بیٹھی ہیں۔

Mr. Chairman: Saeed Ghani *sahib*, it means you do not agree with the report which has been laid by the Chairman of the Committee. If you read para 20 of the report....

سینیٹر سعید غنی: جناب! میری گزارش ہے کہ اس کو ابھی close نہ کریں اور دوبارہ meeting بلائی جائے اور Finance Division کے لوگوں کو بلا کر پوچھا جائے کہ وہ لوگ آ کر کمیٹی کے سامنے جھوٹ کیوں بولتے ہیں اور mislead کیوں کرتے ہیں؟

Mr. Chairman: Saeed Ghani *sahib*, this is a report and you are confronting the report itself. Para 20 says "the apology was tendered and you accepted that." If you want to raise an issue regarding the report and if you have any objection to the report, that is something different. If you want to raise that issue that she is still working over there, you may move a privilege motion for that but now this report stands laid before the House. This is the report of the Committee signed by the Chairman of the Committee which says that you have accepted apology tendered by her.

سینیٹر سعید غنی: ٹھیک ہے جناب! میں دوبارہ move کر دیتا ہوں۔

Mr. Chairman: We may move to Item No. 4. Senator Col. (R) Tahir Mashhadi may move item No. 4.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. I the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, to move that under rule 194(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz regarding insulting behavior of Chief Executive Officer of SEPCO, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that of rule 194(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz regarding insulting behavior of Chief Executive Officer of SEPCO, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may move to Item No. 5. Senator Col. (R) Tahir Mashhadi may move item No. 5.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I the Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, to present report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz regarding insulting behavior of Chief Executive Officer of SEPCO.

Mr. Chairman: Report stands presented.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir. I have a very important matter for which I need your permission. Three political parties of Pakistan, the most important political parties....

Mr. Chairman: Col. *sahib*, this House was requisitioned for discussing law and order situation and you are one of those signatories.

اس پر motion آجائے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: It can be discussed over there

یہ law and order میں ہی discuss ہو گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Farooq Naik *sahib*, what is your opinion?

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! فاروق نائیک صاحب سے پہلے ہمیں تو سن لیں۔ Law and order کا مسئلہ الگ ہے۔ ان کا دفتر جلا دیا گیا، یہاں ہمارا جلسہ ہو رہا تھا، اس پر حملہ ہوا لیکن یہ مسئلہ تو الگ ہے کہ پاکستان کی سیاسی پارٹیوں کو۔۔۔

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب کا مائیک کھولیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: تین پارٹیوں کو اجازت نہیں ہے کہ وہ election کے معاملات میں بھرپور حصہ لیں اور باقی پارٹیوں کو اجازت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ایک صوبے میں elections ہو رہے ہیں اور باقی صوبوں میں elections نہیں ہو رہے۔ ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بے شک نائیک صاحب سے رائے لیں۔ اگر ہماری بات نہ سنی گئی یا سنی بھی گئی، ہم walkout بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین: بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ law and order کا issue discuss ہو رہا ہے، حاجی عدیل صاحب نے صحیح بات کی ہے۔ اس وقت پاکستان کے مستقبل کا issue ہے۔ پاکستان کے مستقبل اور secular forces and liberal جماعتوں میں سے پاکستان پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور اے این پی کو دیوار سے لگایا جا رہا ہے۔ واضح طور پر کون لکیر draw کر رہا ہے؟ دہشت گرد اور انتہا پسندوں نے ایک لکیر draw کر دی کہ یہ elections میں حصہ لے سکتے ہیں،

ان کے دوست election میں حصہ لے سکتے ہیں اور یہ election forces میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ اس حوالے سے جو adjournment motions آئی ہوئی ہیں، وہ لے لیں۔ میرے خیال میں ان پر بات ہو جائے، وہ زیادہ ضروری ہے تا کہ پاکستان کے عوام کو یہ message جائے کہ اس پر parties نے adjournment motions جمع کروائی ہوئی ہیں۔ جناب! ان کو فوری طور پر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: فاروق نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب! میرے دوستوں کے sentiments with regard to زیادتی جو تین پارٹیوں کے ساتھ ہو رہی ہے، وہ اپنی جگہ پر ہے۔ میں ان کے ساتھ ہوں مگر آج requisitioned session on law and order ہے اور specially the situation in Karachi میرے دوست ان تمام چیزوں کو discuss کر سکتے ہیں۔ کریں اور کرنا ضروری ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا غلط کاریاں اور زیادتیاں ہیں، ہر چیز سامنے آئے۔ Minister for Interior and Minister for Law to answer the relevant questions موجود ہیں۔ یہ ساری چیزیں law and order کے زمرے میں آجاتی ہیں اور یہ سب کچھ دہشت گردی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس پر بحث ہو گی، اس پر جواب بھی آنا چاہیے اور سب چیزیں سامنے آجائیں گی۔ میرے دوست ہر چیز کو discuss کر سکتے ہیں۔ جس topic پر session requisition کیا گیا ہے، آپ اس پر debate start کریں گے تو اس موضوع پر ہر چیز ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: Let us have a view of Raza Rabbani *sahib*.

حاجی صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ رضا ربانی صاحب what is your view?

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں سمجھتا ہوں کہ تین سیاسی جماعتوں کو single out کیا جا رہا ہے، ان پر دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں اور مجموعی طور پر اس کا تعلق بھی law and order کے ساتھ ہی ہے۔ آپ فوری طور پر law and order پر بحث شروع کرا دیں اور پہلے ان تین جماعتوں کے نمائندگان یا senators کو موقع دیں۔ اس میں کراچی اور یہ تمام issues بھی آجائیں گے۔ اگر آپ فوری طور پر debate شروع کروا دیں تو مناسب ہو گا۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب، آپ motion move کر دیں۔ I will give floor to you. پھر law and order کے ساتھ اس پر ضرور بات کر لیں۔ Let start with the motion on law and order situation. آپ motion move کر لیں۔ We will give opportunity to you and Haji Adeel *sahib*.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے motion move ہو جائے پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please, we have to go by rules.

سینیٹر صابر علی بلوچ: میں rules کی بات کر رہا ہوں۔ I am on point of order.

جناب چیئرمین: صابر بلوچ صاحب، what is the violation of the rules? یہ بتا دیں۔ مشہدی صاحب، تشریف رکھیں۔ Baloch *sahib* has raised a point of order. What is the violation of the rules?

Point of Order Regarding use of Impertinent Language by the Former Chief Minister against President of Pakistan.

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ Constitution کی clause 41 دیکھیں۔ Clause 41 says

> "There shall be a President of Pakistan who shall be the head of the state and shall represent the unity of the republic."

This is what the Constitution says.

جناب! اب میں اس بات پر آتا ہوں کہ سب جانتے ہیں کہ آئین نے صدر کے office کو انتہائی respectable and superior کہا ہے۔ Article 248(2) میں صدر کے عہدے کے لحاظ سے اس کو immunity بھی دی ہوئی ہے۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر unity of republic

کو کس طریقے سے disregard کیا جا رہا ہے۔ The then Chief Minister, Ex-Chief Minister جناب شہباز شریف صاحب صدر پاکستان کے متعلق جو زبان استعمال کرتے ہیں، وہ اپنی تقریروں میں صدر پاکستان کو جس طریقے سے مخاطب کرتے ہیں انتہائی قابل اعتراض ہے۔ صدر صاحب اس پارلیمنٹ کا حصہ ہیں، صدر کو disrespect کرنا پوری parliament کو disrespect کرنا اور پوری پارلیمنٹ کی توہین کرنا ہے۔ صدر کو اس کی personal and official capacity میں discuss نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ نے اخباروں میں پڑھا ہے، ہر جگہ دیکھا ہے کہ جس طریقے سے شہباز شریف گندی زبان استعمال کرتے ہیں [*****]* اس کے بھائی نواز شریف نے خود کہا ہے کہ جب وہ تقریر کرتے ہیں تو مجھے سخت شرمندگی ہوتی ہے۔ میرے گھر میں بچے بھی بہت شرمندگی محسوس کرتے ہیں this is what Nawaz Sharif says. میں (ن) لیگ کے لوگوں کا بہت احترام کرتا ہوں، پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے لوگ ہیں لیکن ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندا کر دیتی ہے تو he should be stopped. اگر وہ stop نہ ہوا تو خدانخواستہ وہ چاہتا ہے ہم بھی اس کے لیے اسی pattern پر آئیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کو دیکھیں، انہوں نے code of conduct دیے ہوئے ہیں۔ اگر یہ Chief Election Commissioner کے متعلق ایسی بات کریں تو ان کا ردعمل کیا ہوگا۔ پاکستان کا سب سے بڑا عہدہ صدر مملکت کے پاس ہے، چاہے زرداری صاحب کو کوئی personally پسند کرے یا نہ پسند کرے لیکن ان کا ایک official status ہے، وہ اس وقت اسٹیٹ کے سب سے معتبر شخص ہیں۔ شہباز شریف صاحب ان کے متعلق [****] بات کرتے ہیں۔ میں اس ہاؤس میں آپ کے توسط سے الیکشن کمیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کون سا action لیا ہے؟ میں Chief Justice of Supreme Court سے پوچھتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ آپ کے کسی جج کے متعلق کوئی بات ہو تو آپ اسی وقت suo-motu notice لے لیتے ہیں۔ یہ شخص ہر جگہ جا کر صدر مملکت کی شان میں [****] کرتا ہے۔ اس بات پر آپ نے کون سا notice لیا ہے؟ شکریہ۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! یہ تیسری بار یہ حرکت کرے رہے ہیں، کبھی [****] کبھی [****] یہ کیا کر رہے ہیں۔

---

* *[Expunged as ordered by the Chairman]*

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! جب law and order پر discuss کریں گے تو بات کر لیجیے گا۔ کرنل مشہدی صاحب! you may move the motion. آپ لوگ motion move ہونے دیں، پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I beg to move that Under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirement for Rules 25, 26, 29, 30 and 133, read with Rule 218 of the said Rules be dispensed with in order to move the following motion:–

"The House may discuss the law and order situation in the country, especially in Karachi."

Mr. Chairman: It has been moved that Under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirement for Rules 25, 26, 29, 30 and 133, read with Rule 218 of the said Rules be dispensed with in order to move the following motion.

"The House may discuss the law and order situation in the country, especially in Karachi."

(The motion is carried.)

جناب چیئرمین: کرنل صاحب! آپ کو floor دیتا ہوں۔ جی مشاہد اللہ صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! عجیب و غریب صورتحال ہے، یہ ڈپٹی چیئرمین صاحب ہیں، ذرا ان کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: یہ شہباز شریف کہہ رہا ہے۔۔۔۔

Mr. Chairman: Order in the House, no cross talk.

مشاہد صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: یہ ریکارڈ پر ہے کہ لفظ گندہ اور غلیظ تو بہت دور کی بات ہے، انہوں نے آج تک کوئی غیر پارلیمانی لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: ان کے بھائی نے یہ بات کی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Chandio *sahib*, please no cross talk.

جب floor ان کے پاس ہے تو you will get the opportunity to respond آپ اس طرح نہ کریں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ ماضی میں وزیر قانون رہے ہیں، کچھ خدا کا خوف کریں، قانون کی حکمرانی۔۔۔

Mr. Chairman: Mushahid Ullah *sahib*, please address the Chair.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی کی بات ہے کہ قومی لیڈروں کے خلاف اتنی گندی زبان استعمال کی جا رہی ہے، اصل میں جو دل کا کینہ ہے وہ باہر آرہا ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ یہ وہ سارے لوگ ہیں جو اپنے کالے کرتوتوں کا جواب نہیں دے سکے اس لیے الیکشن میں باہر نہیں آرہے۔ مجھے بتایا جائے کہ پچھلے پانچ سالوں کا حساب کس شخص سے مانگا جائے گا۔ آج انہیں صدر صاحب یاد آرہے ہیں۔ انہوں نے ہائیکورٹ کا فیصلہ کیوں تسلیم نہیں کیا تھا، کیوں سیاست میں حصہ لیا تھا۔ کیا زرداری صاحب نے میاں صاحب کے لیے طالبان، لوہار اور پنجابی کا لفظ استعمال نہیں کیا، اس وقت آپ سو رہے تھے؟ کیا یہ بڑے اچھے الفاظ ہیں، اس وقت ان کو تکلیف نہیں ہو رہی تھی، کبھی کہتے ہیں مولوی، کبھی منہ بگاڑ بگاڑ کر پنجابی پنجابی کہتے ہیں۔ کیا وفاق کی علامت اس طرح کی گفتگو کرتی ہے۔ آپ اس وقت تو وفاق کی علامت کو سمجھا نہیں سکے۔ مجھے بتائیں کہ آج ریلوے، PIA, NHCL تباہ ہو گیا ہے، اس کا جواب زرداری صاحب سے نہ لیں؟ آپ اپنا بندہ nominate کریں۔ آپ کے تو سارے لوگ بھاگے ہوئے ہیں، کوئی leadership نہیں ہے، آپ بلوں میں گھسے ہوئے ہیں، آپ مقابلہ نہیں کر پا رہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آئندہ انتخابات میں اپنے پانچ سال کا جواب نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین: مشاہد اللہ صاحب! آپ کا جواب آگیا۔ جی کرنل مشہدی صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will look into all those words. Col. Mashhadi *sahib*, floor is with you.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mushhadi: Thank you Mr. Chairman, I am really grateful.

ان چھوٹے چھوٹے ذاتی لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر اگر ہم اپنے پیارے وطن پاکستان کا خیال کرنا شروع کر دیں کہ اس پیارے وطن کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، کیسے *Talbanization* of the election ہو رہی ہے، ہم اپنے عوام کے future پر توجہ دیں۔ آج پاکستان کی تین بڑی پارٹیاں ، پاکستان پیپلز پارٹی جو سب سے بڑی پارٹی ہے اور اس کے بعد پاکستان کی third largest party متحدہ قومی موومنٹ، اس کے بعد ANP fourth largest party ہے،ان کو دیوار کے ساتھ لگا دیا ہے۔ وہ pro Pakistani ہیں، یہ قائد اعظم کے دیوار پر لکھے ہوئے الفاظ ہیں کہ وہ liberal, moderate, democratic and tolerant ہیں۔ اس وجہ سے پاکستان کی سیاست اور اس الیکشن میں طالبان نے ایک polarization پیدا کر دی ہے۔ ان کے جو apologist ہیں، وہ ان کے لیے ہمیشہ بہانے بازی کرتے ہیں کہ نہیں جی! امریکہ کی وجہ سے ایسا ہے۔ میں بتاتا ہوں کہ Americans کدھر ہیں۔ بزدلو! اگر ہمت ہے تو جا کر Americans کو مارو، پاکستان کے غریب عوام پر کیوں bombs گراتے ہو، پاکستان کے فوجیوں کو کیوں شہید کرتے ہو۔ چیف آف آرمی سٹاف نے کہا کہ یہ پاکستان کی جنگ ہے، پاکستان کی جنگ ان دہشتگردوں کے خلاف ہے، ان طالبان کے خلاف ہے۔ وہ طالبان جو کھلم کھلا کہتے ہیں اور کر کے دکھاتے ہیں کہ تین پارٹیاں جو پاکستان کی عوام پسند پارٹیاں ہیں، جو عوام سے پیار کرتی ہیں اور جن سے عوام پیار کرتے ہیں، ان کو الیکشن میں نہیں آنے دیں گے، انہیں کوئی جلسہ جلوس، کارنر میٹنگ نہیں کرنے دیں گے اور ان پر bomb blast کریں گے۔ تم کس کو للکار رہے ہو؟ کسے ڈرا رہے ہو۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا جیالا اپنی بہادری کی وجہ سے مشہور ہے، انہوں نے جمہوریت کے لیے ہزاروں جانیں قربان کی ہیں، یہ dictators سے لڑے ہیں اور جمہوریت کی خاطر آگے بڑھ کر ہمیشہ پاکستان کے عوام کے لیے اپنا خون دیا ہے، یہ بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں۔ ANP کے لوگ روزانہ شہید ہو رہے ہیں، انہوں نے بھی ہزاروں کارکن پاکستان کی جمہوریت کے لیے قربان کیے ہیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کے 15 ہزار کارکنان نے شہادت پائی ہے اور ان آخری دو ہفتوں میں ہمارے 18 سے زیادہ کارکنوں کو بے رحمی سے قتل کیا گیا ہے، bomb blast کیے گئے ہیں۔ یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ پاکستان کے عوام

جمہوریت چاہتے ہیں- پاکستان کے عوام کہتے ہیں کہ میرے مذہب کو نہ چھیڑو، میں اپنے مذہب کو نہیں چھوڑوں گا اور وہ ڈنڈا بردار اسلام چاہتے ہیں- یہ تو پاکستان movement repeat ہو رہی ہے- پاکستانیو! جاگو، ان کو سمجھو، ان کو دیکھو-

ساری مذہبی اور انتہاپسند پارٹیاں قائداعظم کے خلاف تھیں- قائداعظم کو کافراعظم کہتی تھیں، پاکستان کو ناپاکستان کہتی تھیں مگر ہمارے باپ دادا نے، مسلمانان ہند نے قائداعظم کو ووٹ دیا، ان لوگوں کو reject کیا-آج بھی ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ اپنے باپ دادا کے foot steps follow کرے- یہ طالبانائزیشن اور یہ طالبان پسند پارٹیاں یہ طالبان کے guarantors یہ طالبان کی protection میں الیکشن لڑنے والے ہزاروں، لاکھوں کے جلسے جلوس نکالنے والے لوگ ہیں-

دوسرا سوال! یہ جو اربوں روپے کی تشہیر ٹی وی پر آرہی ہے- ایک منٹ کے ٹی وی ad کے لیے چینلز ڈیڑھ لاکھ روپیا لیتے ہیں- یہ پیسا کہاں سے آیا؟ اس سوال کا بھی جواب دیں- ان کو کون protect کر رہا ہے اس سوال کا بھی جواب دیں-جب پاکستان کی فوج، پاکستان کی حکومت ان لوگوں کے ساتھ جنگ کررہی ہے اور آپ لوگ روزانہ Article 6 کی بات کرتے ہیں تو Article 6 میں لکھا ہوا ہے Anyone who aids or abetsجو بھی ان کی مدد کرے یا اس کو help کرے anybody using force against the Constitution of Pakistan. یہ لوگ کبھی کہتے ہیں طالبان ہی نہیں ہیں، کبھی کہتے ہیں طالبان اچھے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ ہم ان کو evoke کریں گے- کبھی کہتے ہیں کہ ہم جا کر اپنی فوج کو واپس لے آئیں گے- کبھی کچھ کہتے ہیں اور in return ان کو safe passage دی ہوئی ہے- ان کو یہ کہا ہے کہ آپ جو مرضی ہے جلسے کرو، جلوس پورے پاکستان میں کرو اور جو عوام پسند پارٹیاں ہیں ان کو دیوار کے ساتھ لگایا ہوا ہے-جن کو یہ پتا نہیں کہ کن کو للکارا ہے- ہم ڈرتے نہیں ہیں، ہم صرف اپنی عوام سے پیار کرتے ہیں، ہم اپنی عوام کے لیے مرنے کے لیے تیار ہیں- ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے ایک بھی چاہنے والے یا supporter کو شہید کیا جائے- اس لیے ہم جلسے جلوسوں سے گریز کررہے ہیں نہیں تو آج بھی اگر ہم نکلیں تو ان کو مٹا کر رکھ دیں اور ان کو پتا چل جائے کہ اصل الیکشن ہوتے کیا ہیں اور اس کے بعد اگر آپ نے طالبانائزیشن کرکے، آپ نے دہشت گردی کرکے، آپ نے لوگوں کو ڈرا، دھمکا کر ایک طالبان کی اسمبلی لے کر آنی ہے اور طالبان کا وزیراعظم لے کر آنا ہے تو بھول جاؤ یہ قوم کبھی برداشت نہیں کرے گی، یہ قوم اپنی جان دے دے گی- یہ قوم ہوشیار ہے اور جب قوم جاگتی ہے تو بڑے بڑے لوگوں کو، سمندروں کو، سونامیوں کو سب کو ڈبو کر

رکھ دیتی ہے۔ان کو یہ اچھی طرح سے پتا ہونا چاہییے کہ یہ کس کو للکار رہے ہیں مگر یہ ہماری شرافت کو کمزوری سمجھ رہے ہیں۔ یہ ہماری جمہوریت کو کمزوری سمجھ رہے ہیں۔ یہ ہماری عوام کی خدمت کو کمزوری سمجھ رہے ہیں اور یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ایک دو پارٹیوں کو کھلا راستہ دے کر اور ان پارٹیوں کو بھی میں بتا دوں کہ دنیا کا دستور ہے یہ ایک truth of history ہے کہ جس نے بھی monster کو create کیا، یا monster کی مدد لی، وہ monster ہمیشہ اب اپنے masters پر turn کرتا ہے۔ اگر آج ہم ہیں تو کل تم لوگ ہوگے اور تم میں تو اتنی ہمت نہیں ہے جتنی ہمارے لوگوں میں ہمت ہے۔ آپ میں وہ جذبہ نہیں ہے جو پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی اور متحدہ قومی موومنٹ میں ہے۔ تمھارے پاس تو وہ کارکن نہیں ہیں جو ہماری پارٹیوں میں ہیں۔ تمھارے پاس وہ دلیر جیالے نہیں ہیں، وہ دلیر بھائی بہنیں نہیں ہیں، وہ دلیر لوگ نہیں ہیں جو کہ ہماری پارٹیوں میں ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: آپ لوگ یہ سمجھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ طالبانائزیشن کی طرف ایک راستہ ہے اور انہوں نے یہ استعمال کیا ہے۔ پیسا ایسے چل رہا ہے جیسے پیسا out of style جا رہا ہے۔ اربوں روپے ایک ایک جلسے پر خرچ ہو رہے ہیں۔ اربوں روپے تشہیری مہم پر خرچ ہو رہے ہیں۔ ہمارا الیکشن کمیشن جس پر بڑی امید تھی، تمنا تھی اور ہم لوگوں نے، پارلیمنٹ نے سوچ سوچ کر ایک بڑا اچھا الیکشن کمیشن بنایا اور وہ خاموش ہے۔ وہ کل کہتا ہے کہ Law and Order ہمارا کام نہیں ہے، ہمارا کام الیکشن کرانا ہے۔ چور، ڈاکو، قرضہ خور، ٹیکس چور، جعلی ڈگری والوں کو تو آپ نے ban نہیں کیا، آپ نے الٹا ان کو صادق اور امین کا certificate دے دیا ہے کہ آپ سارے صادق اور امین ہیں اور الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ حالت ہے اور اب اس حالت کے خلاف کیا کر سکتے ہیں اور ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ پاکستانی عوام جاگو! پھر سے وہی پاکستان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ ایک طرف قائداعظم اور قائداعظم کا پاکستان ہے اور ایک طرف انتہا پسندی اور یہ طالبانائزیشن ہے۔ آپ نے بڑے سوچ سمجھ کر اس الیکشن میں حصہ لینا ہے اور پاکستان کو بچانا ہے کیونکہ یہ تین پارٹیاں تو مر جائیں گی، دب جائیں گی، کچھ بھی ہو جائے گا مگر ہم پاکستان کے لیے اپنی جان دے دیں گے، ہم اپنے خون کا آخری قطرہ تک اس ملک پر وار دیں گے۔ ہم کبھی بھی آپ لوگوں سے دھوکا نہیں کریں گے۔ میں یہ پیغام دینا چاہتا تھا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت ہی

مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا I am really grateful کہ سارے اراکین نے مجھے اتنے passion سے سنا۔ Thank you very much.

جناب چیئر مین: حاجی عدیل صاحب! آپ صحافی بھائیوں کے لیے تشریف لے کر گئے تھے تو ہاؤس کو کوئی اطلاع دینا چاہیں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئر مین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ نہایت اہم مسئلے پر جس کا تعلق اس ملک کی سالمیت اور مستقبل کے حوالے سے ہے۔مجھے بولنے کی اجازت دی۔

جناب چیئر مین: اس سے قبل آپ تشریف لے کر گئے تھے صحافی بھائیوں کے پاس اس بارے میں بتا دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ان کی شکایات تھیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ آج اٹھائیس تاریخ ہو گئی ، وزیر اطلاعات تشریف لائے تھے لیکن نہ ہمیں کوئی دوسری جگہ ملی کہ ہم اپنا کام کریں نہ اس جگہ کی جو تباہی ہوئی ہے اس کی compensation کے سلسلے میں کچھ ہوا اور یہ دارالحکومت میں ہو رہا ہے۔ہم نے ان سے کہا کہ محترم وزیر داخلہ یہاں بیٹھے ہیں یہ آپ کو compensation کا بھی یقین دلائیں گے اور آپ کی شکایات بھی دور کریں گے۔ ہم اس وقت وہیں تھے انہوں نے وہاں خطاب بھی کیا اور انہوں نے کچھ اس قسم کی باتیں کی ہیں جس سے ان کی شکایات دور ہو گئی ہیں اور ان کی جو جائز compensation ہے وزیر اطلاعات سے پوچھ کر ان کو دیں گے تا کہ ان کے جو سو کے قریب لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں، ان کا رزق چلے اور الیکشن کے دنوں میں وہ خبریں آگے پہنچا سکیں۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ وہ تشریف لے آئے ہیں۔آپ ان کو منا کر لائے ہیں جی ابھی آپ اس direction has already been given to the Interior Minister. motion پر آجائیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئر مین! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جس کو آج ہم discuss کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ چھوٹی موٹی دہشت گردی نہیں ہے کہ کسی جگہ کوئی bomb چھوڑ دیا گیا یا کریکر پھینک دیا گیا یا کسی کو نشانہ بنا کر گولی مار دی گئی یا کسی جگہ جلسے میں blast کر دیا گیا ۔ یہ بھی بہت بڑے نقصانات ہیں اور ہم ان سے گزرے ہیں۔ہمارے ایک ایک جلسے میں ستر ، ستر لوگ شہید ہوئے

ہیں۔ پچھلے دنوں ہمارے ایک جلسے میں میں ساٹھ افراد زخمی ہوئے ہیں اور بیس کارکن شہید ہوئے ہیں۔ خدا نے ہمارے candidate for National Assembly حاجی غلام احمد بلور کو بچا لیا۔ پھر اس کے بعد ایک اور واقعہ ہوا، کراچی میں ایک واقعہ ہوا جس میں ہمارے بشیر جان بچ گئے لیکن دس بارہ کے قریب کارکن شہید ہوئے اور کئی لوگ زخمی ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ یونیورسٹی ٹاؤن میں ایک واقعہ ہوا اس وقت سکولوں سے بچے آجا رہے تھے اور تقریباً ایک درجن کے قریب لوگ شہید ہوئے۔ چارسدہ میں ہمارے دفاتر پر حملہ ہوا۔ مردان میں حملہ ہوا۔ ہمارے ایک امیدوار اور ان کے بیٹے پر جو کہ صوبائی اسمبلی کا امیدوار ہے ان پر حملہ ہوا۔ بنوں میں حملہ ہوا۔ خیبر ایجنسی اور وزیرستان میں ہمارے دفاتر پر حملہ ہوا اور تباہ کیا گیا۔ اس طرح کے بہت سارے واقعات ہوئے ہیں، صرف ہمارے خلاف نہیں۔ حیدرآباد میں جو ایم کیو ایم کے امیدوار تھے اور اتفاق سے وہ بھی پختون تھے ان کو شہید کر دیا گیا۔ کراچی کی صورت حال تو آپ کے سامنے ہے۔

کراچی کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ تینوں جماعتیں، ہماری جماعت، پاکستان پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم نے مسلسل دو دن meetings کرنے کے بعد press conferences کی ہیں۔ انہوں نے اپنے خدشات پیش کیے ہیں۔

جناب چیئرمین! اصل بات جو خطرناک ہے کہ ایک سیاسی تقسیم پیدا کردی گئی ہے۔ طالبان اور دہشت گردوں کی طرف سے ایک پیغام آتا ہے کہ ان تین جماعتوں کو نہیں چھوڑیں گے، ان کے candidates کو قتل کریں گے، ان کے دفتروں پر حملے کریں گے، ان کے عہدیداروں کو نہیں چھوڑیں گے اور ان کو جلسہ بھی نہیں کرنے دیں گے بلکہ یہاں تک لوگوں سے کہا گیا کہ ان کے جلسوں میں شریک نہ ہوں ورنہ آپ کا بھی وہی حشر کریں گے جو کہ ان جماعتوں کے لوگوں کا کیا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ جو ایک خطرناک بات، دہشتگردوں اور طالبان کی طرف سے آئی کہ ان کے تین guarantors ہیں، جن پر انہیں اعتماد ہے۔ ایک میاں نواز شریف کا نام لیا گیا، دوسرا جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا اور تیسرا جماعت اسلامی کے منور حسن صاحب کا لیا گیا۔ ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ کیا یہ وہی دہشتگرد ہیں جو ہماری فوج سے لڑ رہے ہیں، جو ہمارے سپاہیوں کے گلے کاٹ رہے ہیں، جو ہماری نیول بیس پر حملہ کرتے ہیں اور ہمارے قیمتی جہاز تباہ کرتے ہیں، جو کامرہ میں حملہ کرتے ہیں اور ہمارے قیمتی جہاز اور دوسرے assets تباہ کرتے ہیں۔ بھارت کو بھی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ 1965 اور 1971 کی جنگوں میں ان جگہوں پر حملہ کرتا۔ 45 ہزار پاکستانیوں کو جس میں اکثریت خیبر

پختونخوا کے لوگوں کی ہے، شہید کردیا گیا۔ 10 ہزار کے قریب آرمی، فرنٹیئر کانسٹیبلری اور فرنٹیئر کور کے سپاہیوں کو شہید کیا گیا۔ ہمارے صوبے کے ایک ہزار کے قریب سپاہی اور افسر شہید ہوئے۔ خود میری پارٹی کے آٹھ سو لوگ شہید ہوئے۔ جب خود کش دھماکا کیا جاتا ہے تو وہ بچوں کو دیکھتے ہیں، نہ ہی عورتوں کو دیکھتے ہیں اور نہ ہی بوڑھوں کو دیکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! پرسوں بڑے واضح طور پر کمانڈر ان چیف، جنرل کیانی نے کہا کہ آج بھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے اور وہ دہشت گردوں کے بارے میں soft corner رکھتے ہیں۔ آج بھی وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہم مسلمانوں کو قتل نہیں کرسکتے، ان کے ساتھ لڑ نہیں سکتے لیکن وہ ہماری زمین پر قبضہ کرتے ہیں، ہمارے بچوں کو مارتے ہیں، ہمارے سپاہیوں کو قید کرکے لے جاتے ہیں اور پھر ان کی گردنیں کاٹ کر ان کی لاشیں بھیجتے ہیں۔ اسلام میں تو یہ ہے کہ اگر دشمن بھی آپ کے قبضے میں آئے، اسے وہ کھانا دو جو کھانا آپ خود کھاتے ہو۔ اس کے ہاتھ اتنی سختی سے نہ باندھو کہ اسے درد ہو لیکن وہ ہمارے سپاہیوں پر رحم نہیں کرتے، نہ ہی ہمارے بچوں پر اور نہ ہماری عورتوں یا سیاستدانوں پر۔ پھر بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ یہ تین افراد ہماری طرف سے guarantors ہیں۔ میرا خیال تھا کہ اسی دن یہ تینوں جماعتیں پرزور احتجاج کرتیں اور کہتیں کہ نہیں، ہم پاکستان کے ساتھ ہیں، ہم دہشتگردوں کے ساتھ نہیں اور نہ ہی ان کے guarantors ہیں۔ مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے خاموشی اختیار کرلی۔ ان کو پتا ہوگا کہ انہوں نے کیوں خاموشی اختیار کی۔

پنجاب سے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 50 ایسے لوگوں کو الیکشن لڑنے کی اجازت دی جو کہ کالعدم جماعتوں کے رکن اور عہدیدار رہ چکے ہیں۔ دہشتگردی کی عدالتوں میں ان کے خلاف مقدمات ہیں۔ جب ہمارے خلاف فتوے آرہے تھے اور ہمارے متعلق کہا جارہا تھا کہ انہیں مار دیں گے تو اس وقت یہ جماعتیں ہمارے حق میں اٹھتیں اور کہتیں نہیں، یہ ہمارے ساتھی ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ اتحادوں میں رہے ہیں۔ ان کو اگر کچھ ہوگا تو ہم ان کا بدلہ آپ سے لیں گے۔ اس صورت میں پاکستان کی فضا کچھ اور خوشگوار ہوتی۔

ایم کیو ایم کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ بہت سارے معاملات پر ہمارے اختلافات ہیں لیکن ہم نے دیکھا کہ اگر ہم الگ رہے تو ہم سب کا حشر وہی ہوگا جو دہشتگرد چاہتے ہیں۔ اس لیے ہم اکٹھے ہوگئے۔ ہماری خواہش تھی کہ اس اکٹھ میں عمران خان کی پارٹی بھی

شامل ہوتی، مسلم لیگ بھی شامل ہوتی، جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی بھی شامل ہوتی لیکن ہمیں دکھ ہے، ایسا لگتا ہے کہ نہ یہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں یا پھر بولنے کی ان میں ہمت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو دہشتگردی کی ایک اور مثال دینا چاہوں گا جو کہ آئینی دہشتگردی ہے۔ ہمارا صدر، صوبائی اسمبلیوں سے منتخب ہو کر آتا ہے۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ سے اسے ووٹ دیے جاتے ہیں لیکن الیکشن سے پہلے ان پر ایک ہائی کورٹ کی جانب سے پابندی لگا دی گئی کہ آپ کسی سیاسی عمل میں شریک نہیں ہوسکتے ہیں اور نہ ہی کسی سیاسی جماعت کے لوگوں سے مل سکتے ہیں۔ کیا ہمارے پاکستان کے صدر غیر جماعتی الیکشن کے نتیجے میں منتخب ہوئے ہیں؟ کیا وہ مشرف والی کرسی پر بیٹھے ہیں؟ کیا وہ ایوب خان کی کرسی پر بیٹھے ہیں؟ کیا وہ یحییٰ خان کی کرسی پر بیٹھے ہیں؟ یہ ایک اور قسم کی دہشتگردی ہے کہ پیپلز پارٹی کو اس کی قیادت سے محروم کردیا جائے۔ بے نظیر کو شہید کردیا گیا، زرداری صاحب کو ایوانِ صدر میں قید کردو اور جو غاصب تھا وہ آج بھی اپنے گھر میں رہتا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ہمیں بے شک آزادی نہ دیں، میں معافی چاہتا ہوں، یہ حکومت اس قابل ہی نہیں ہے کہ ہمیں تحفظ دے۔ اس حکومت کو الیکشن کمیشن اپنی انگلیوں پر نچا رہا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ ہم نے جس شخص کو چیف الیکشن کمیشن بنایا وہ کس کا تجویز کردہ تھا؟ وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا تجویز کردہ تھا۔ ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد جو ہم نے under pressure آکر انیسویں اور بیسویں ترامیم کیں، ان کا تجربہ ناکام ہوا ہے۔ جونہی الیکشن کا اعلان ہوا، آپ نے سارے پاکستان میں افسروں کی اکثریت کو تبدیل کردیا۔ اب اگر نیا آئی جی آئے گا تو اسے معاملات کو سمجھنے میں دس، پندرہ، بیس دن تو لگیں گے۔ نیا Capital Chief آئے گا تو اسے اپنے علاقے کے اچھے برے لوگوں کو جاننے کے لیے کم از کم ایک مہینہ تو درکار ہوگا۔ اسلام آباد میں آگ لگتی ہے تو آپ کچھ نہیں کرسکتے۔ اسلام آباد میں ہماری جماعت کے دو candidates ہیں۔ انہوں نے پاک کانٹی نینٹل ہوٹل میں اجتماع کرنے کی خواہش کی۔ ہوٹل والوں کو ایڈوانس پیسے دیے۔ تین گھنٹے پہلے ان کو نوٹس ملا کہ اگر اے این پی والوں کو اجلاس کرنے دیا تو ہم آپ کے ہوٹل میں بم رکھ دیں گے۔ مجبوراً ہمارے candidates نے باہر میدان میں جا کر اپنا اجلاس کیا۔ یہ اسلام آباد میں ہورہا ہے تو اور جگہوں کا کیا ہوگا؟

چیف الیکشن کمشنر کا فون آتا ہے تو آپ پوری انتظامیہ بدل دیتے ہیں۔ کاش ہم ہندوستان کے نقشِ قدم پر چلتے کہ وہاں حکومت کے وہی افسر رہتے ہیں۔ وہ غیر قانونی یا ایسا کوئی کام الیکشن کے دوران نہیں کرسکتے جس سے کسی سیاسی جماعت کو فائدہ ہو۔ اگر ہمارے افسروں میں سے کسی پر شک تھا

کہ وہ سیاست میں مداخلت کررہا ہے، کسی سیاسی جماعت یا candidate کی مدد کررہا ہے تو بے شک اس کے خلاف complaint کی جاتی اور آپ اسے بدل دیتے لیکن آتے ہی IGP کو بدلا گیا، ہوم سیکرٹری بدل دیے گئے، پولیس کے دیگر عہدیدار بدل دیے گئے۔ آخر یہ کیا مذاق ہے؟ آپ تو پولیس میں رہے ہیں۔ اگر آپ کو اچانک ایک نئے علاقے میں ایک ہفتے کے لیے بھیج دیا جائے تو آپ وہاں کیا کرلیں گے؟ آج الیکشن کمیشن کہتا ہے کہ آپ کی حفاظت کی ذمہ داری ہماری تو نہیں بلکہ اس حکومت کی ہے۔ پچھلی حکومتوں نے security کا جو تھوڑا بہت اہتمام کیا، وہ withdraw کس نے کیا ہے؟ چیف الیکشن کمشنر نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایمانداری سے آپ سے کہتا ہوں آج ہم سب نے فیصلہ کرنا ہے کہ اس پاکستان کو بچانا ہے یا نہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ پہلے East اور West الگ ہوئے اور آج آپ پنجاب کو باقی پاکستان سے الگ کرنا چاہتے ہیں، سندھ، بلوچستان، فاٹا اور خیبر پختونخوا کو پنجاب سے الگ کرنا چاہتے ہیں تو پھر تو بات تشویش ناک ہے۔ عملی طور پر پنجاب میں جلسے بھی ہورہے ہیں، جلوس بھی نکل رہے ہیں، لوگ رکشوں پر بیٹھ کر بھی گھوم سکتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں، جبکہ ہم وہاں گھروں سے نکل نہیں سکتے اور نہ گھروں میں رہ سکتے ہیں۔ ہمارے بچے خطرے میں ہیں۔ ہم سب ایک عجیب کشمکش میں ہیں۔ آپ ہمیں appreciate کریں کہ اس کے باوجود ہم تین جماعتوں نے کہا کہ ہم الیکشن میں حصہ لیں گے۔ ہم الیکشن کی postponement کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ہم جیتیں، ہاریں، کچھ سیٹیں لیں یا نہ لیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں الیکشن گیارہ تاریخ کو ہو۔

آپ appreciate کریں کہ ان حالات میں تو لوگ ملک چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگ security کی وجہ سے کسی دوسرے ملک میں کاروبار کرنے کے لیے چلے جاتے ہیں لیکن ہم یہاں ڈٹے ہوئے ہیں۔ ہم اپنے شہروں میں بھی جاتے ہیں، وہاں رہتے بھی ہیں، رات کو خفیہ طور پر الیکشن کی مہم بھی چلاتے ہیں اور door to door جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج بھی ہمارے یہ بھائی، میں نام لے کر کہتا ہوں کہ جمعیت والے، جماعت اسلامی والے، پاکستان مسلم لیگ والے، تحریک انصاف والے اگر یہ ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے نہ ہوئے تو میں آپ کو جرمنی کے ایک واقعے کی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہٹلر نے سب سے پہلے یہودیوں پر حملہ کیا تو میں نے کہا کہ الحمدللہ میں تو یہودی نہیں ہوں، پھر protestants کی باری آئی تو میں نے کہا کہ میں protestant نہیں ہوں اور بچ گیا، اس نے پھر communists کو مارا، میں نے کہا کہ

میں communist نہیں ہوں لیکن جب catholic والوں کی باری آئی تو میرے لیے کوئی آواز اٹھانے والا نہیں تھا، کیا آپ ایسا پاکستان چاہتے ہیں کہ کوئی کسی کے لیے آواز نہ اٹھائے؟ کیا آپ ایسا پاکستان چاہتے ہیں کہ جس میں ہماری بہنوں اور بچیوں کو اس چیز کی اجازت نہ ہو کہ وہ کالجوں میں جا کر تعلیم حاصل کر سکیں، کاروبار کر سکیں اور بغیر محرم کے گھر سے باہر نکل سکیں؟ کیا آپ ایسا پاکستان چاہتے ہیں تو پھر آپ کو ایسا پاکستان قبول ہو، ہم ایک لبرل، خوشحال، آزاد اور غیر فرقہ واریت پر مبنی وہ پاکستان چاہتے ہیں کہ جس میں آپ کے لیڈر حواب پاکستان کے بھی لیڈر ہیں، قائداعظم نے کہا تھا کہ؛

> "You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan". The time will come, there will be no Christian, no Muslim and no Hindu, all are equal and state is not supposed to do anything with the religion. This is not the duty of the state to do something against religion."

جناب چیئرمین! ہم یہاں کس پاکستان میں رہ رہے ہیں؟ کیا یہ قائداعظم کا پاکستان ہے؟ اللہ تعالیٰ لیاقت علی خان مرحوم کو بخشے کہ ان کا اپنا کوئی حلقہ نہیں تھا اور انہوں نے پاکستان کے آئین میں مذہبی چیزیں شامل کر دیں جسے بعد میں ضیاء الحق نے آئین کا حصہ بنا دیا۔ ہم ایک فراخ دل، خوشحال اور آزاد خیال مسلمانوں کا پاکستان چاہتے ہیں، جس میں مسلمان مسلمانوں کو قتل نہ کریں۔ جس میں مسلمان مسلمانوں کو اس لیے قتل کرتے ہیں کہ ہم آپ کے فلسفے سے اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ اگر آپ شیعہ ہیں تو ہم آپ کو قتل کریں گے، آپ سنی ہیں تو پھر بھی ہم آپ کو قتل کریں گے، اگر آپ بریلوی ہیں تو بھی آپ کی گردن کاٹی جائے گی، اگر آپ دیوبندی ہیں تو آپ کو ماریں گے کیونکہ آپ تکفیری نہیں ہیں۔

جناب والا! میں آخری مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ شاید اس الیکشن سے پہلے یہ اجلاس دوبارہ نہ ہو، اگر آپ لوگوں کی پاکستان سے محبت ہے اور چاہتے ہیں کہ پختونخوا والے بھی پنجاب کے ساتھ محبت کریں، فاٹا کے لوگ بھی اس سے محبت کریں، سندھ اور بلوچستان کے لوگ بھی اس سے محبت کریں تو پنجاب کو ہمارے لیے اٹھنا چاہیے اور اگر پنجاب نہیں اٹھے گا تو پھر اللہ حافظ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سب پارٹیوں کو موقع ملے گا۔ جی فرحت اللہ بابر صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کی بات بالکل سنی جائے گی، شاہ صاحب، مشاہد اللہ خان صاحب! آپ کو بالکل موقع دیں گے۔ The issue was this that they wanted to discuss the other issues with law and order. I gave opportunity to MQM, I gave opportunity to ANP, پیپلز پارٹی آئے گی، اس کے بعد we will give it to the PML then. یہ تینوں وہی بات کرنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نائیک صاحب! گزارش یہ ہے کہ وہ جو issues discuss کر رہے تھے کہ تینوں سیاسی جماعتیں are being targeted and if they want to respond, I will give them opportunity, they should respond to it, فرحت اللہ بابر صاحب بات کرلیں پھر بعد میں مشاہد اللہ خان صاحب بات کرلیں یا ظفر علی شاہ صاحب بات کرلیں۔ جی بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! اگر وہاں سے میرے دوست بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، میں بعد میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ، جناب چیئرمین! فرحت اللہ بابر صاحب کا بھی شکریہ۔ جناب والا! آج پانچ سال کے عرصے کے بعد جمہوری نظام کے تحت پاکستان کے عام انتخابات بالکل چند قدموں پر رہ گئے ہیں تو یہ طبلہ اور سرنگی کی ایک عجیب قسم کی آواز آرہی ہے اور یہ پچھلے دو ہفتوں سے آرہی ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! اب میں record کے مطابق اور اگر اس میں ذرا بھی کوئی غلطی ہو تو آپ کا ویسے بھی prerogative ہے کہ آپ مجھے ایوان سے باہر نکال دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جی، اگر جو الفاظ جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب نے کہے ہیں وہ حذف نہیں ہوئے تو یہ بھی نہیں ہوسکتے، یہ کوئی غیر پارلیمانی الفاظ نہیں ہیں۔ جناب والا! ہم نے کوئی interruption نہیں کی اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بات کرسکیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب والا! جہاں پر انہوں نے بات ختم کی، میں وہاں سے بات شروع کروں گا اور بعد میں پیچھے جاؤں گا۔ میرے محترم بھائی حاجی عدیل صاحب کو تو یہ غم اور افسوس ہے کہ کاش ہم ہندوستان کے نقشِ قدم پر چلتے۔ حاجی عدیل صاحب کو تو یہ افسوس ہے اور آج انہوں نے directly or indirectly یہ دھمکی بھی دے دی اور نہ صرف عدیل صاحب نے بلکہ محترم شاہ صاحب نے بھی کہا کہ جناب پہلے آپ نے مشرقی پاکستان گنوایا اور آج تین صوبوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جناب والا! میں بطور ایک شہری کے، سینیٹ کے ایک ممبر کے طور پر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ الیکشن اور الیکشن کی مہم، nomination papers یہ شروع ہوئے کتنے دن ہوئے ہیں؟ اس process کو شروع ہوئے بیس دن بھی نہیں ہوئے۔ جناب والا! میں record کی بات کر رہا ہوں، انہی تین جماعتوں کی، انہی تین صوبوں میں اور مرکز میں اتحادی حکومت تھی۔ خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ کا تعلق اے این پی سے تھا اور جب وہ وزیراعلیٰ تھے تو اسی کی جماعت کے بشیر بلور صاحب کاassassination کیا گیا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ اس وقت وہاں پر کیا مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی؟

جناب چیئرمین! صوبہ سندھ کے وزیراعلیٰ کون تھے؟ اتحادی حکومت کن لوگوں کی تھی؟ انہی تین جماعتوں، پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی اور ایم کیو ایم کی حکومت تھی۔ جناب والا! آج بھی چاروں صوبوں کے گورنر حضرات مرکز کے nominated ہیں اور صوبہ سندھ کے گورنر تو پچھلے تیرہ سالوں سے گورنر کے عہدے پر ہیں۔ اگر تیرہ سال سے گورنر کے عہدے پر رہنے والا اور اس کے ساتھ اتحادی حکومت سندھ میں target killings or terrorism کو ختم نہیں کر سکے تو کیا اس کی ذمہ داری اس ایوان کی ہے؟ جناب والا! میں یہ بھی record کی بات کر رہا ہوں کہ جس دن قومی اسمبلی کا آخری دن تھا، قومی اسمبلی dissolve ہو رہی تھی تو یہ تینوں جماعتیں اسمبلی کے dissolve ہونے سے پہلے ایک دوسرے کو الوداع کر رہی تھیں اور politically جدا ہو رہی تھیں کہ اب ہمارا اتحاد سے کوئی تعلق نہیں، اب ہمارا اتحاد سے کوئی تعلق نہیں۔ تینوں جماعتیں اپنے اپنے علاقوں میں چلی گئیں۔ اب پچھلے بیالیس گھنٹوں میں کیا ہوا؟ Mr. Chairman, with due respect to President of Pakistan, میں record کی بات کر رہا ہوں اور اگر غلط بات کروں تو بے شک آپ مجھے ٹوک دیں۔ جناب صدرِ پاکستان جن کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے، جن کو ایک بڑی عدلیہ نے منع کیا ہے

کہ according to the Constitution, you can not take part in politics. جناب والا! یہ record کی بات ہے کہ وہ جناب الطاف بھائی کو ٹیلیفون کرتے ہیں، کیا کہتے ہیں، کیا نہیں کہتے، نہ مجھے پتا ہے اور نہ میرے سامنے کہا ہے لیکن record کی بات ہے کہ وہ ٹیلیفون کرتے ہیں۔ اسی رات کو پھر جناب الطاف بھائی اور جناب اسفندیار ولی صاحب کے درمیان ٹیلیفون پر رابطہ ہوتا ہے اور ٹھیک ایک گھنٹے کے بعد ایم کیو ایم کے ہمارے بھائیوں کی پریس کانفرنس ہوتی ہے۔ ٹھیک بارہ گھنٹوں کے بعد ان تینوں جماعتوں کا پھر اتحاد بھی ہوجاتا ہے، پریس کانفرنس بھی ہوتی ہے، دھمکی بھی ہوتی ہے اور پتا نہیں کیا کیا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ میں نئی بات نہیں کررہا بلکہ پاکستان کے بہت سارے سیاستدان، پاکستان کے بہت سارے لکھاری یہ کہہ چکے ہیں، لکھ چکے ہیں اور ان کی وجہ سے پاکستان کا عام شہری خوف زدہ ہے۔ آپ کو کس نے منع کیا تھا، پانچ سال تک آپ اقتدار میں رہے، آپ ملک کے law and order کی صورت حال جو چھوڑ کر گئے تھے اور جو بو کر گئے تھے آج آپ وہی کچھ کاٹ رہے ہیں اور اس کا گلہ پاکستان مسلم لیگ یا صوبہ پنجاب سے کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو منع کیا ہے کہ پنجاب کے کسی حلقے میں آکر آپ جلسہ نہ کریں۔ کیا پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پی ٹی آئی سندھ اور کے پی کے میں جلسے نہیں کر رہے؟ کیا ہم طالبان کو درخواست دیتے ہیں؟ ان کو بڑی شکایت اس بات کی ہے کہ یہ guarantor ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: زاہد صاحب اس طرح نہ کریں۔

Mr. Chairman: Zahid *Sahib* no cross talk.

شاہ صاحب، آپ chair کو address کریں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب آپ ان سے کہیں۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے ان کو روک دیا ہے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! طالبان، ہمیں تو پتا نہیں کہ یہ کس بلا کا نام ہے اور کون ہیں یہ، جن کے ساتھ ان کا حلیف امریکہ بات چیت کرنے کو تیار ہے، وہ اگر یہ کہتے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کے ساتھ ہم بات چیت کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اگر

پاکستان کے یہ تین معزز گارنٹی دیں تو۔ اب جناب ہر پارٹی کا اور ہر شخص کا اپنا اپنا ریکارڈ ہے، کسی کا ریکارڈ کیسا ہے، کسی کا کیسا ہے۔ آپ so called guarantor کی بات کرتے ہیں، اگر انہوں نے یہ کہا کہ اس government اور اس اتحاد کی ہم گارنٹی نہیں دے سکتے تو جناب چیئرمین، اس میں غلطی کیا ہے؟ بات زیادہ terrorism کے خوف کی اور یہ اور وہ۔ کیا اے این پی کو یا اے این پی کی قیادت کو پنجاب نے منع کیا ہے کہ وہ چارسدہ میں انتخابی جلسہ نہ کریں اور اگر وہ انتخابی جلسہ اپنے گھر میں بھی نہیں کر سکتے تو ان کو سیاست سے resign دے دینا چاہیے۔ جناب چیئرمین، کیا پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کو پنجاب نے منع کیا ہے کہ لاڑکانہ میں انتخابی جلسہ نہ کریں اور اگر وہ لاڑکانہ میں بھی جلسہ نہیں کر سکتے تو انہیں سیاست سے resign دے دینا چاہیے۔ جناب چیئرمین، ایم کیو ایم سے نہایت احترام سے کہتا ہوں کہ یہ ان کا ہمیشہ سے credit رہا ہے اور وہ برملا کہتے ہیں اور میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ان کے پاس بڑا credit ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب ہم دس لاکھ کا جلسہ کرتے ہیں اور وہاں پر کریکر بھی نہیں پھٹتا۔ آج کیوں نہیں کرتے دس ہزار کا جلسہ، آپ کو کس نے منع کیا ہے؟ کراچی سارا تو آپ کے حق میں ہے۔ کیا ہوا، کیا بات ہے اور جناب چیئرمین، یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا یہ اتنا مشکل سوال ہے جو ہمیں سمجھ نہ آسکے۔

بات militant groups کی رہ گئی تو جناب چیئرمین، سپریم کورٹ کی judgement میں نے نہیں دیکھی، سپریم کورٹ کی judgement پاکستان مسلم لیگ یا JUF کے کسی رکن کی نہیں دیکھی۔ اس judgement میں لکھا ہوا ہے کہ کراچی میں ان تین بڑی جماعتوں کے militant groups ہیں۔ یہ اپنے دور اقتدار میں اپنے ان militant groups پر قابو نہیں پاسکے اور ان کو انہوں نے بھتہ خوری کے لیے رکھا ہوا تھا۔ اب اگر آج ان کی election campaign میں hurdles create ہو رہی ہیں تو جناب چیئرمین، یہ پنجاب کا قصور ہے؟ ہماری جماعت نے صوبہ سندھ میں جلسے کیے، ہماری قیادت نے KPK میں جلسے کیے اور آج بھی جلسہ ہوا ہے۔ جناب چیئرمین، کیا ان کو نرالی قسم کی protection چاہیے؟ کیا بلوچستان میں ہمارے خلاف terrorism نہیں ہوئی؟ وہاں ہماری پارٹی کے سربراہ کا بیٹا، بھائی اور بھتیجا مارا گیا۔ terrorism کہیں بھی ہو ہمیں بڑا افسوس ہوتا ہے، terrorism کسی شخص کے خلاف ہو قابل مذمت ہے لیکن جناب چیئرمین، ان کے ڈانڈے پتا نہیں کہاں سے ملے ہوئے ہیں۔ یہ کس طرح پاکستان میں ہونے والے آزاد الیکشن کے راستے میں hurdles create کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں اگر آج خدا نہ کرے، خدا نہ کرے کہ آپ کے عزائم

کامیاب ہوجائیں، اگر آج پاکستان میں ہونے والے انتخابات کے آگے کسی قسم کا غیر قانونی barrier پھینکا گیا تو آپ نے پانچ سال حکومت کر کے دیکھ لیا ہے۔ میں یہ بھی عرض کردوں کہ میں صرف اس پانچ سال کی حکومت کی بات نہیں کر رہا تھا بلکہ میں آج کی بھی بات کر رہا ہوں۔ آج KPK کے وزیر اعلیٰ، جسٹس طارق صاحب کیا میرے نامزد کیے ہوئے ہیں؟ یہ اے این پی کے نامزد کیے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین، صوبہ سندھ کے caretaker وزیر اعلیٰ کیا میرے مقرر کیے ہوئے ہیں؟ وہ پیپلز پارٹی کے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں ہے، کیا آج کے چاروں گورنر صاحبان میں نے نامزد کیے ہیں؟ So much so آج کی caretaker government and with due respect to my brother Farooq Naek *Sahib*, مجھے پیپلز پارٹی کی government نظر آرہی ہے کہ آج پاکستان پیپلز پارٹی کے سابقہ law Minister میرے بھائی ہیں اور قابل احترام ہیں، وہ آج Leader of the House ہیں۔ میں اس کا کیا مطلب لوں، میں قانون اور آئین کو تھوڑا بہت سمجھتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کی caretaker government بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ گلے اور شکوے لوگوں کو، یہ گلے اور شکوے process کو اور جو مشینری آپ۔۔۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین: شاہ صاحب کتنا وقت اور consume کریں گے؟ break سے پہلے conclude کرلیں گے؟

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں آپ کا مشکور ہوں لیکن دراصل جو اصل معاملہ ہے اور جو اصل پیٹ میں مروڑ کی بات ہے یہ سیاسی لوگوں کے ساتھ عموماً ہوا کرتی ہے شاید ہمارے ساتھ بھی کبھی ہوا کرے یا آئندہ کبھی ہو۔ جناب چیئرمین، ان جماعتوں نے پورے پانچ سال بلاشرکت غیرے حکومت کی اور defence ان کے پاس، finance ان کے پاس، داخلہ ان کے پاس۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر بابر خان غوری: شاہ صاحب خدا کے واسطے،۔۔۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: اب آپ تشریف رکھیں نا- آپ اپنی باری پر مجھے جو کچھ کہنا ہو کہہ لینا- لوگ مر رہے ہیں، لوگوں کو آپ مار رہے ہیں- آپ کے militant groups مار رہے ہیں- سچی باتیں نہ سنیں، بیٹھ جائیں- اپنی turn پر بات کریں---

(مداخلت)

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں کروں گا، who are you to stop me? چیئرمین صاحب! یہ بات ہمیں پسند نہیں ہے- یہ کیا بات کر رہے ہیں- یہ کراچی کے قاتل مجھ سے بات کر رہے ہیں- واہ بھائی واہ! اس نے جو کہنا ہے یہ اپنی باری پر بات کریں- چھوڑو، بیٹھ جائیں- بس کریں-

جناب چیئرمین: غوری صاحب! آپ کو موقع ملے گا- ان کو conclude کرنے دیں-

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! ان کو پارلیمانی practice سمجھائیں- بس بیٹھ جائیں- آپ کی بات ہو گئی ہے-

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! conclude کر لیں-

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! conclude تو میں کر رہا ہوں-

جناب چیئرمین: میں نماز کے لیے وقفہ کر دوں- اگر آپ چاہتے ہیں تو پھر آپ بعد میں بات کر لیں-

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جی آپ وقفہ کر لیں، میں بعد میں بات کر لوں گا-

Mr. Chairman: The proceedings are suspended for fifteen minutes for '*Maghrib*' Prayers.

[The House was then adjourned for 'Maghrib' Prayers for fifteen minutes]

(نماز مغرب کے بعد اجلاس زیر صدارت جناب چیئرمین (سید نیر حسین بخاری) دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: سید ظفر علی شاہ صاحب-

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! بات یہاں پر ہو رہی تھی کہ تین جماعتوں کو target کیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ انتخابات چند قدموں کے فاصلے پر رہ گئے ہیں تو اس موقع پر یہاں پر کچھ مخصوص لوگ پاکستان کے democratic system کو جان بوجھ کر تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ unholy alliance جو پہلے بھی تھا اور اب کچھ گھنٹوں پہلے یہ دوبارہ معرض وجود میں آیا ہے، جناب چیئرمین! میں unholy alliance اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تینوں جماعتوں کے پروگرام، منشور اور پاکستان کے بارے میں ان کے political thoughts کے بارے میں بڑی diversion ہے۔ آج اچانک پھر محبت کی پینگیں بڑھائی جا رہی ہیں اور ان میں یہ ہے کہ پاکستان کو رکھنا ہے یا نہیں رکھنا ہے اور کچھ اس قسم کی language ہے جو میں استعمال نہیں کر سکتا وہ استعمال کی جا رہی ہے۔ میں حیران ہوں اور میں تین بڑے واقعات کی جانب جناب کی توجہ دلاؤں گا۔ آج ANP والے یہ کہہ رہے ہیں، کشت و خون کی بات کر رہے ہیں اور قتل و غارت کی بات کر رہے ہیں۔ میں جناب کی وساطت سے آج کی ANP کو یہ کہتا ہوں کہ آپ واپس چلے جائیں اس ANP کی طرف جس کا قائد خان عبدالولی خان تھا اور جس کا قائد خان عبدالغفار خان تھا، اس طرف چلے جائیں، یہ چھوڑ دیں، یہ کس طرف آپ آگئے ہیں۔ آج ان کو پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ بڑی محبت یاد آگئی ہے، ہم نے ان سے سنا ہے، دیکھا ہے، وہ وقت بھی یاد ہے کہ جناب چیئرمین! With due respect پاکستان پیپلز پارٹی، یہی پاکستان کا دارالحکومت تھا، یہی لیاقت باغ تھا، یہی پاکستان پیپلز پارٹی تھی، یہی فائرنگ تھی، یہی ANP اس کا direct target تھی۔

جناب چیئرمین! کراچی چلے جائیں، آج تک ایم کیو ایم والوں کو گلہ ہے، شکوہ ہے، جائز ہے یا ناجائز ہے، مجھے نہیں پتا، ابھی وقت نہیں ہے، میں اس پر بات کروں۔ انہیں یہ بھی گلہ ہے کہ وہ مشہور زمانہ ملٹری آپریشن، جنرل نصیر اللہ بابر صاحب کا، ان کو اس کا بھی گلہ ہے، آج اچانک اتنی گہری محبت پاکستان سے کہ تینوں جماعتوں کے منہ سے پاکستان، پاکستان نکل رہا ہے، شکر ہے چلو بغض معاویہ کے طور پر ہی سہی، شکر ہے پاکستان کا نام لینے لگے ہیں۔ جناب چیئرمین! ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے جو مجھے نظر آرہا ہے کہ پاکستان میں پہلی بار یہ ہوا ہے کہ پانچ سال کے جمہوری دور کے بعد، جس کا کریڈٹ پاکستان پیپلز پارٹی لیتی ہے، میں دیتا ہوں، بہت بڑا کریڈٹ ہے لیکن پاکستان پیپلز پارٹی والے اگر وہ کریڈٹ ضائع کرنا چاہتے تھے، اگر وہ کچھ اور دوستوں کے ساتھ مل کر تمام میلے کو تباہ کرنا چاہتے ہیں،

تمام جمہوری سفر کو آج ہم جس کی طرف بڑھ رہے ہیں، آج اسی جمہوری جدوجہد میں پاکستان کے سپہ سالار بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ پاکستان کے مسائل کا حل جمہوری نظام میں ہے۔ بہت ساری باتیں ہیں، ابھی وقت نہیں ہے میں اس پر بات کروں لیکن میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کہتا ہوں کہ پاکستان کی یہ سب سے بڑی جماعت ہے۔ آپ جلسے کریں، آپ لاڑکانہ میں جلسہ کریں، کراچی میں کریں اور آپ کر سکتے ہیں، یہ بات نہیں کہ آپ نہیں کر سکتے۔ آپ اس کام میں کیوں پڑ گئے ہیں؟ جناب چیئرمین! میری ایک اور بھی اطلاع ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی صرف ایک قیادت ہے، جس کا نام بلاول بھٹو زرداری صاحب ہے۔ میں اپنی information کے مطابق یہ بات کر رہا ہوں کہ وہ نوجوان جس کی ماں assassinate ہوئی، جس کا نانا assassinate ہوا، جس کا ماما assassinate ہوا، آج وہ اتنے بڑے انتخابات میں انتخابی مہم سے باہر کیوں ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی جان کو محفوظ رکھے، میری اطلاع کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی کے کچھ لوگوں نے اس کو محبوس کر رکھا ہے، conflict of thoughts پر، conflict of distribution of the tickets پر اور میں یہاں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، میرا ان کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں لیکن ہم پاکستانی تو ہیں، ہم برادری تو ایک ہیں سیاسی کارکن ہونے کے ناطے، پاکستان پیپلز پارٹی سے کبھی کسی وقت ہماری بھی آشنائی تھی۔ جناب چیئرمین! میں یہ تین لفظ بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کی قیات جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب کو ذرا بھی گزند پہنچا، الیکشن سے پہلے یا الیکشن کے بعد تو اس کے نتائج کیا ہوں گے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین! یہ tickets کا مسئلہ ہے، میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! آج کسی جماعت پر یا کسی لیڈر پر کوئی پابندی نہیں ہے، نہ کوئی پابندی لگا سکتا ہے۔ اگر اتنی بڑی جماعتوں کے بقول ان کو اتنا خطرہ ہے، میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ طالبان، ظالمان کون ہیں یا نہیں ہیں، انہوں نے پانچ سال حکومت کی ہے، ان کو بہتر پتا ہوگا لیکن آج ہمت کریں، عوام کے پاس جائیں، عوام کا بڑا احساس ہے آپ کو بند محفوظ چار دیواری میں جائیں پاکستان کے شہریوں کے ساتھ آپ لیڈر ہیں، آپ اپنے علاقوں کے مقبول لیڈر ہیں، آج اپنے علاقے کے عوام کے پاس جانے کا خوف کس بات سے ہے؟ وہ تو مجھے سمجھ آگئی تھی اسفند یار ولی صاحب پر خیبر پختونخوا میں، چارسدہ میں حملہ ہوا تھا وہ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر اسلام آباد تشریف لے آئے، چلیں کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین! یہ آج مقبول لیڈر، مقبول جماعتیں ہیں، جن کے پاس پاکستان کی تمام سیاست کا leverage ہے۔ ایم کیو ایم، اے این پی، پاکستان پیپلز پارٹی تو ایک بڑی جماعت ہے، ان کے دعوے بھی ہیں، اور وہ دعوے کر بھی سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ مواقع کبھی کبھی آتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو، پاکستان کی سیاسی جماعتوں کو بشمول تمام جماعتوں کے یہ موقع دیا گیارہ مئی کا۔ میں یہ برملا کہتا ہوں کہ ایک امریکہ کا 9/11 تھا جو ہمارے لیے عذاب بن گیا، اگر 5/11 کو ہٹ کرنے کی کسی نے کوشش کی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو گی، پاکستان کے سسٹم کے ساتھ، پاکستان کے آئین کے ساتھ۔ آخری بات کہہ کر میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ جناب والا! یہاں پر حکومت کی گئی، یہاں پر میرے فاضل دوست نے یہ کہا کہ وہ usurper بیٹھا ہوا ہے، وہ گھر بیٹھا ہوا ہے۔ بالکل ٹھیک اس usurper کو جن اتحادیوں نے جس انداز سے بھیجا تھا وہ بھی چھوڑ گئے، جن اتحادیوں نے جس انداز سے receive کیا تھا وہ بھی چھوڑ گئے۔ میں جناب سے پوچھتا ہوں کہ مجھے آئین کا وہ آرٹیکل بتائیں جس میں caretaker government کی کوئی الگ تعریف کی گئی ہو۔ جس میں یہ کہا گیا ہو، یا وہ نوٹیفیکیشن بتا دیں، کہ caretaker government کا مطلب یہ ہے کہ اس کا mandate یہ، یہ ہو۔ آج میں یہ بات اس لیے کہہ رہا ہوں کہ Leader of the House یہاں پر تشریف فرما ہیں آج کی interim government اور law سے بھی ان کا تعلق ہے، یہ caretaker government جا کر سپریم کورٹ آف پاکستان میں یہ کہتی ہے، یہ بیان دیتی ہے کہ جناب ہمارے پاس تو کوئی mandate نہیں ہے Article 6 کو invoke کرنے کا۔ میں جناب کی وساطت سے کہنا چاہوں گا کہ caretaker government is a government اور اس گورنمنٹ کے چیف ایگزیکٹو نے جو حلف لیا ہے، وہ وہی حلف ہے جو اس آئین میں لکھا ہوا ہے۔ آج کیوں اس usurper کو تحفظ دیا جا رہا ہے، آج کی حکومت یا پاکستان پیپلز پارٹی کے اتحادی یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ usurper ہیں، usurper کے بارے میں آپ کی حکومت کیوں یہ کہہ رہی ہے کہ جناب ہمارے پاس mandate نہیں ہے Article 6 invoke کرنے کا۔ جناب چیئرمین! پتا نہیں کس کس کے کہاں کہاں ڈانڈے ملے ہوئے ہیں۔ اس مظلوم ملک اور اس کے عوام پر رحم کھایا جائے۔ آخری بات آپ کی اجازت سے کہوں گا کہ آج پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی اور ایم کیو ایم کو اپنے پانچ سال کی کارکردگی کا بخوبی اندازہ ہے کہ انہوں نے پانچ سال تک پاکستانی عوام کے ساتھ کیا کھلواڑ کیا ہے۔ ان کو کس کس طرح اندھیرے میں رکھ کر کس کس طرح زخم دیئے ہیں، کس طرح بھوک دی ہے، کس طرح اندھیرے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، شاہ صاحب۔ جناب فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! کہ آپ نے مجھے اس اہم motion پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں شکر گزار ہوں اپنے دوست محترم ظفر علی شاہ صاحب کا کہ انہوں نے اصرار کر کے مجھ سے پہلے بات کی اور ان گوشوں کو مجھ پر واضح کر دیا تا کہ میں ان کا جواب دے سکوں۔ جناب چیئرمین! محترم ظفر علی شاہ صاحب کی گفتگو سن کر میرا یہ یقین مزید پختہ ہو گیا ہے کہ ہم ابھی تک دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر اصل issue کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ ہم نے اصل issue کو ابھی سمجھا ہی نہیں ہے۔

Honestly Mr. Chairman, until I heard the honourable Senator, I thought that this House would be unanimous on the understanding of the basic issue that is confronting us today. I was very disappointed with the speech of the honourable Senator which convinced me that well, we have settled to travel a long distance in order to know what the issue is.

جناب چیئرمین! Issue یہ نہیں ہے کہ کس صوبے میں کس کی حکومت ہے اور اگر وہاں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی یا اے این پی کی حکومت تھی یا ایم کیو ایم کی تھی تو انہوں نے اس کو control کیوں نہیں کیا؟ میں مانتا ہوں کہ وہاں حکومتیں ہماری تھیں، اتحادیوں کی تھیں، ہم تو یہ بھی مانتے ہیں کہ ہم اس situation کو control نہیں کر سکے لیکن جناب چیئرمین! issue یہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! issue یہ بھی نہیں ہے کہ فاروق نائیک صاحب سابق وزیر قانون، قائد ایوان بن گئے ہیں اور اس لیے موجودہ حکومت پچھلی حکومت کی extension ہے۔ Is this the issue? This is not the issue. اگر محترم ظفر علی شاہ صاحب قائد ایوان بننا چاہتے ہیں تو I can say, Mr. Chairman, that I will also recommend him, why not? Farooq Naek is there to regulate the business of the House. He is not there to defend the Government. He will not be required to defend the Government. جناب چیئرمین! issue یہ بھی نہیں ہے کہ کیا ہم کو پنجاب نے منع کیا ہے۔ نہیں۔ پنجاب نے ہم کو جلسے جلوس کرنے سے منع نہیں کیا۔ میں شکر گزار ہوں اپنے پنجابی دوستوں کا۔ انہوں نے تو ہم کو منع نہیں کیا۔ جناب چیئرمین! issue تو یہ ہے کہ اس وقت جب

انتخابات کی آمد آمد ہے، ایک واضح لکیر کھینچی گئی ہے کہ یہ پارٹیاں تو انتخابات میں حصہ لے سکتی ہیں لیکن یہ یہ پارٹیاں انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتیں۔

Mr. Chairman, the battle lines have now been drawn very clearly. Never before the ideological battlegrounds have been drawn so clearly and so definitely as they have been drawn on the eve of 2013 Elections.

اگر ہم اب بھی اس ideological divide کو اور ان lines کو صحیح طریقے سے نہیں دیکھ سکے اور ہم اس کا کوئی مناسب جواب اور حل تلاش نہ کر سکے تو جناب چیئرمین! پھر یہ ایوان اور ہماری موجودہ generation will be responsible for the disaster which will visit upon all of us sooner or later. We must, therefore, stand united. جس طرح میرے دوست حاجی عدیل صاحب نے دوسری جنگ عظیم کا واقعہ سنایا، جناب چیئرمین! وہ واقعہ یہ تھا کہ جب دوسری جنگ عظیم میں نازی آئے تو انہوں نے سب سے پہلے trade unionists کو ہدف بنایا اور مشہور شاعر کی نظم تھی کہ:

"First they came for the trade unionists, I did not raise my voice because I was not a trade unionist".

'وہ trade unionists کی طرف آئے، میں خاموش رہا کیونکہ میں trade unionist نہیں تھا۔'

"Then they came for the Roman Catholics, I did not say anything because I was not a Roman Catholic."

تو انہوں نے Roman Catholics کو بھی ختم کر دیا۔

"Then they came for the Communists, I did not speak up because I was not a Communist"

تو انہوں نے Communists کو بھی ختم کر دیا۔

"Then they came for the Jews, I did not speak up because I was not a Jew."

لہذا انہوں نے Jews کو بھی ختم کر دیا۔

One by one, they finished the trade unionists, the Roman Catholics, the Communists, the Jews.

"Finally when they came for me, there was no one to speak up."

جناب چیئرمین! میں اپنے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ تو جرمنی کے نازی تھے لیکن پاکستان کے نازی طالبان ہیں اور مجھے بڑا تعجب ہوا جب محترم ظفر علی شاہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مجھے تو پتا نہیں کہ طالبان کون ہیں۔

Mr. Chairman, these Talibans are the replicas of what the Nazis were doing in the 2nd World War.

پہلے ان لوگوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو کیسے ہدف بنایا، 18 اکتوبر کو شہید محترمہ بینظیر بھٹو پاکستان واپس آتی ہیں، ان کا پہلا ہدف وہ تھیں۔ ان کی زندگی بچ گئی لیکن ان کے ساتھ 179 جیالے کارکن شہید ہو گئے۔ جناب چیئرمین! 27 دسمبر کو ہماری قائد شہید محترمہ بینظیر بھٹو کو actually شہید کر دیا گیا، ان کے ساتھ 83 ہمارے جانباز شہید ہو گئے۔ انہوں نے ANP کو کیسے نشانہ بنایا۔ ان کے سینکڑوں workers شہید ہو چکے ہیں۔ بشیر بلور جن کی شہادت ہوئی، ان کو کیسے شہید کیا گیا۔ مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ کل یا پرسوں جب جی ایچ کیو میں ایک تقریب ہو رہی تھی تو اس میں بشیر بلور صاحب کو بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ہمارے ایم کیو ایم کے دوستوں کو دیکھیں جناب چیئرمین! آج ہمیں یہ طعنہ دیا جا رہا ہے کہ یہ تینوں سیاسی جماعتیں تو آپس میں برسرپیکار بھی رہی ہیں۔ ہاں بالکل رہی ہیں، ہمارا سیاسی ایجنڈا، سیاسی منشور ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ جس حد تک ہم اکٹھے چل سکتے ہیں، ہم چلے ہیں اور آئندہ بھی چلتے رہیں گے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالبان کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ one by one ان کو eliminate کریں۔ ہمارے ایم کیو ایم کے کتنے ساتھی شہید ہوئے کراچی میں۔

جناب چیئرمین! مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہوا کہ ہم ابھی تک threat کو identify نہیں کر سکے۔ اگر ہمارا رویہ یہی رہا کہ پہلے بھی دو صوبوں میں آپ کی حکومت تھی لیکن آپ نے کچھ نہیں کیا، اگر رویہ یہ رہا کہ تم تینوں جماعتیں تو آپس میں برسرپیکار تھیں، اب تم کو پاکستان کی محبت اکٹھا کیسے کر پائی۔ اگر ہمارا رویہ ہو کہ سارا issue یہ ہے کہ جناب فاروق نائیک صاحب قائد ایوان بن گئے۔

جناب چیئرمین! مجھے تعجب ہوتا ہے کہ it is such a serious intellectual debate bearing on the security of Pakistan, bearing on the integrity of the country, bearing on the future of our generation, when this debate is trivialized and I use the words, such a debate is trivialized by the

kind of comments that I just heard from across the aisle. All that I can say Mr. Chairman, that I was extremely disappointed with those comments but Mr. Chairman, I have not lost hope, I have not lost hope because we are determined to fight. We will fight to the last, we will fight to the finish. No matter that some people support us or not, we will fight the Taliban, we will fight their collaborators because this is a fight for the survival of

Pakistan. This is not the fight of survival of any political party. یہ پاکستان کی بقا کی جنگ ہے اور اس بقا کی جنگ میں ان تینوں سیاسی پارٹیوں کے کارکنوں نے، ان کے راہنماؤں نے اور سول سوسائٹی نے ہماری مسلح افواج نے، پولیس نے اور ہزاروں لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، ان کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔

Mr. Chairman, one last comment I want to make, is

کہ اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا ایک علاج تو یہ ہے کہ ہم جمہوریت اور جمہوری قوتوں کو مضبوط کریں۔ All the political parties regardless of their ideological differences, we must be united on strengthening democracy and democratic forces. There is no other alternative اور آج کا جو issue ہے، strengthening of democracy کا، میں ظفر علی شاہ صاحب سے اتفاق کرتا ہوں، جب انہوں نے کہا کہ سابق dictator Gen. Pervez Musharraf پر Article 6 کے تحت غداری کا مقدمہ چلانا چاہیے، اسی ایوان میں متفقہ قرارداد پیش ہوئی ہے کہ اس کی تصاویر کو تمام سیاسی عمارتوں سے ہٹایا جائے۔ تین روز قبل پشاور ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا دیا کہ جنرل پرویز مشرف تا حیات کسی انتخابی مہم میں حصہ نہیں لے سکتے، وہ کسی انتخاب میں امیدوار نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اس عمل کو آگے بڑھانا چاہیے اور this trial is trial of the century because we have now to decide that there are no two sets of laws, no two sets of regulations, one for the civilians and the other for the military personnel.

ایک طرف ایک منتخب صدر جو انتخابی عمل کے ذریعے ایوان صدر تک پہنچا ہے جس کو پاکستان کی پارلیمان بشمول صوبائی اسمبلیاں جہاں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہوتے ہیں، انہوں نے ووٹ کے ذریعے منتخب کیا، اس کی زبان پر تالا بندی ہو اور دوسری طرف ایک سابق فوجی جرنیل

جس نے آئین کو پامال کیا، جس کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ ہو، جس کے بارے میں ایوان بالا کی قراردادیں ہوں، جس کے بارے میں پشاور ہائیکورٹ کا حالیہ فیصلہ ہو، اس کو ان قوانین سے مبرا نہیں رکھا جا سکتا جن قوانین اور constitutional clauses کا اطلاق civil حکمرانوں پر ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے اس ضمن میں تھوڑی تشویش ہوئی جس کو میں record پر لانا چاہتا ہوں۔ جنرل پرویز مشرف جب اسلام آباد ہائیکورٹ سے سزا سننے کے بعد فرار ہو گئے تو اسلام آباد کے IG police نے سپریم کورٹ میں جواب جمع کرایا اور اس پر ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ میں فاضل وزیر داخلہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پیش رفت سے ایوان کو آگاہ کریں۔ انہوں نے کہا جنرل مشرف کے ساتھ رینجرز کے دو سو سپاہی تھے، جنہوں نے وکلا کا لباس پہنا ہوا تھا اور وہ مشرف کو وہاں سے زبردستی لے گئے۔ جناب چیئرمین! یہ بڑی تشویش والی بات ہے۔ اسلام آباد پولیس کا سربراہ پاکستان کی سپریم کورٹ میں تحریری طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ اس کو رینجرز لے گئے تھے، جنہوں نے وکیلوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جناب چیئرمین! دوسرا میں یہ کہوں گا کہ کچھ آوازیں آرہی ہیں اور یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ جمہوری عمل آگے بڑھنے کے لیے محض جزا و سزا کافی نہیں ہے، ایک تاثر یہ پیدا کیا جا رہا ہے کہ جزا و سزا نہ ہو۔ جناب چیئرمین! میں floor of the House پر اس طرح کی observation and comments پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اگر جمہوری عمل آگے بڑھنا ہے تو جزا و سزا کا عمل بھی لازماً آگے بڑھنا چاہیے۔ ہر فرد اپنی فرد عمل سنبھالے اور جب تک فرد عمل نہیں سنبھالے گا، جب تک اس سے پرسش نہیں ہو گی، اس وقت تک----

Mr. Chairman: Babar *sahib*, thank you.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! ہمارے بلاول بھٹو صاحب کے بارے میں بھی ایک بات ہوئی۔ مجھے بہت افسوس ہوا جب یہ کہا گیا کہ بلاول بھٹو صاحب انتخابی مہم میں اس وجہ سے حصہ نہیں لے رہے کہ پارٹی ٹکٹوں کی تقسیم میں اختلاف ہیں Mr. Chairman, how the whole issue is being trivialized? اگر بلاول بھٹو صاحب public میں نہیں آرہے تو یہ وہی militants کا خطرہ ہے جس پر آج یہاں بات ہو رہی ہے۔ بلاول بھٹو صاحب میڈیا کے ذریعے اسی طرح انتخابی مہم میں حصہ لے رہے ہیں، جس طرح ہمارے دوسرے leaders لے رہے ہیں۔ Mr. Chairman, for God's sake I would urge my friends that do not trivialize the serious, sensitive issues bearing on national security.

Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Raza Rabbani *sahib*. I have to see the strength of the parties also. That must be kept in mind that what is the strength of each political party sitting over here. Raza Rabbani *sahib*. Afrasiab Khatak *sahib*. Shahi Syed *sahib*.

سینیٹر شاہی سید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شاہ صاحب بات یہ ہے کہ I want to give opportunity to every political party who have representation but I have to see the strength of the party also.

(مداخلت)

Mr. Chairman: He can object

ہم آپ کی statement بھی اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ That is not the issue. Press conference اور چیز ہے اور floor of the House پر بات کرنا اور چیز ہے۔

سینیٹر شاہی سید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں کسی پارٹی یا کسی شخص کو جواب نہیں دوں گا کیونکہ ہر آدمی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کہ میں کیا ہوں اور میری پارٹی کیا ہے۔ میں اپنے لیے یہ ضرور کہوں گا کہ شاہی سید کے نزدیک سب سے عظیم اس کا مذہب اسلام ہے۔ اس کے بعد پاکستان اور اس کے بعد میرے مرکزی قائدین ہیں۔ وہ مجھے جو حکم دیتے ہیں، میں اس کو follow کرتا ہوں۔ لوگ ہمیں طعنے دے رہے ہیں کہ آپ نے پچھلے پانچ سال میں کیا کیا؟ آپ ایم کیو ایم کے پاس نائن زیرو کیوں گئے؟ آپ تو پیپلز پارٹی سے ناراض تھے اور آپ نے وزارت بھی چھوڑی تھی۔ پچھلے بہتر گھنٹوں سے یہ طعنے سن سن کر، بجائے اس کے کہ لوگ مجھے طعنہ دیں، میں خود کو طعنہ دیتا ہوں مگر اس کی وجہ کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومت نے کوتاہی کی ہو گی، کمزوری ضرور ہو گی لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک سو بیس یا پچیس MNAs تھے، جن کی تعداد پوری نہیں تھی، مجبوراً coalition government بنانی پڑی جو ایک مضبوط حکومت نہیں تھی، کچھ چیزیں ایسی رہی ہوں گی۔ 1973 کے آئین کو بحال کر کے واپس اسی حالت میں لانا، آمروں کے ظلم کو اس میں سے نکالنا ایک

کارنامہ تھا۔ اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے جو ہمارے بزرگوں کی برسوں کی خواہشات تھیں، ان کو پورا کرنا اور سب سے بڑھ کر پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ آنے والے جمہوری نظام کے لیے ایک ایسا plain ground دینا کہ opposition اور حکومت مل کر Election Commissioner منتخب کریں، نگراں setup بنائیں، وہ کس لیے؟ اس لیے کہ اس ملک میں free, fair and transparent elections ہوں۔ ہمیں یہی امید تھی، ہم سمجھتے تھے کہ لوگ ہمیں طعنے دیں گے لیکن ہمارے دماغ میں ایک چیز تھی کہ ہم پاکستان کو ایک ایسا ground, trend اور پٹڑی دیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والی حکومت اتنی مضبوط ہو گی کہ اور ہم میں جو کمزوریاں رہ گئی تھیں، انشاء اللہ وہ دور کریں گے۔ یہ ہماری سوچ تھی، may be کمزوری ہو گی لیکن عین اس وقت جب elections کے دن گنے جا رہے ہیں، آج چالیس، پینتیس اور تیس دن رہ گئے ہیں، نہ Election Commissioner جو اتفاق رائے سے بنا، وہ ban لگاتا ہے، نہ نگران حکومت منع کرتی ہے، نہ آزاد عدلیہ ہمیں منع کرتی ہے اور ایک دہشت گرد تنظیم ہمیں address کر کے warn کرتی ہے کہ یہ تین پارٹیاں، پاکستان پیپلز پارٹی، متحدہ قومی موومنٹ اور اے این پی انتخابات میں حصہ نہ لیں۔ اگر لیا تو ہم bomb blasts کریں گے۔ چلو، تڑی دے دی۔ وہ ہمارے بڑے جلسے میں نہیں، corner meetings میں دھماکے کرتے ہیں۔ پھر ہمیں طعنہ ملتا ہے کہ آپ تو جنازے میں نہیں جا سکتے، آپ بڑا جلسہ نہیں کر سکتے اور خالی تڑی نہیں بلکہ مجھے یہ طعنہ بھی دیا گیا کہ وہ تو کریکر پھینکا تھا۔ خدا کے بندے! خدا کا خوف کرو اس میں بارہ لوگ شہید ہوئے اور پینتالیس لوگ ہسپتال میں پڑے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ آزاد میڈیا آپ کو لاشیں دکھا رہا ہے۔ اس پر اس کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا، وہ ہے بھی مسلمان لیکن سیاست کے جیت اور ہار کے چکر میں انسانیت کی حد سے بھی گری ہوئی حرکت کر کے کہتا ہے کہ یہ تو کریکر تھا جو کچرا کنڈی میں پھٹا تھا۔ خدارا! سوچنے کا وقت ہے، ہم نے اس ملک اور اسلام کی خاطر سوچنا ہے کیونکہ یہ جو پابندی لگا رہے ہیں کہ تم elections نہیں لڑو گے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور بیان آتا ہے کہ چار پارٹیاں الیکشن لڑیں، پاکستان مسلم لیگ(ن)، تحریک انصاف، جے یو آئی، جماعت اسلامی۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ یہ سب جمہوری لوگ ہیں، یہ کبھی نہیں چاہتے ہوں گے کہ پاکستان میں دہشتگرد آئیں۔ شاید اتنی ہی تکلیف انہیں بھی ہو گی جتنی مجھے ہے لیکن افسوس کہ صرف اور صرف بڑا جلسہ کرنے اور الیکشن جیتنے کی خاطر، اس دہشتگرد کو منہ پر جواب نہیں دیتے بلکہ مجھے طعنہ دیتے ہیں کہ آپ تو جنازے میں نہیں آئے۔ آپ تو ڈر کر مرادن ہاؤس میں بیٹھ گئے، یہ افسوس اور دکھ کا مقام ہے، ان کی سوچ پر رونا آتا ہے۔ اس ملک میں کتنے

MNAs آئے، کتنی اسمبلیاں بنیں، کتنی ختم ہوئیں، کون زندہ ہے، کون کتنی مرتبہ Prime Minister بنا، اب بھی بن جاؤ گے تو کیا کرو گے۔ 9/11 کے بعد سے امریکہ، NATO اور دنیا لگی ہوئی ہے کہ دہشتگردی ختم ہو جائے لیکن وہ ابھی تک ختم نہیں کر سکے۔ پانچ سیاسی پارٹیاں اور خاص طور پر باچا خان کی پارٹی جو عدم تشدد پر یقین رکھتی ہے، اسے یہ طعنہ مارنا کہ تم نے تو دہشتگرد کو ختم نہیں کیا۔ مجھے تو ان طعنہ دینے والوں کی سوچ پر بھی افسوس ہے۔ میں بندوق نہیں اٹھاتا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اکیسویں صدی ہے، میڈیا موجود ہے، اگر تین صوبوں میں 11 مئی کو لاشوں کی گنتی ہو گی اور ایک صوبے میں ووٹوں کی گنتی ہو گی تو دنیا کو کیا message جائے گا۔ آپ کے کیا ارادے ہیں؟ پنجاب ہمارا بھی ہے، اللہ تعالیٰ اسے جنت کی طرح رکھے، پنجاب، پختونخوا، بلوچستان اور سندھ ہمارا پاکستان ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے، ہمارے دشمنوں کو بھی اس دہشتگردی کے عذاب سے بچائے لیکن یہ سوال اٹھیں گے۔ یہ مسئلہ ANP, MQM اور پیپلزپارٹی کا نہیں ہے۔ میں اس floor پر حلفیہ کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اسلام کا ہے اور پھر پاکستان کا ہے۔ کوئی عالم حق آئے، مجھے فتویٰ دے، مجھے خط کے ذریعے سمجھائے اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو خدا گواہ ہے کہ میں senatorship چھوڑ دوں گا۔ میں سیاست بھی چھوڑ دوں گا، میں یہ گناہ نہیں کروں گا، میں بھی دہشتگرد بن جاؤں گا لیکن مجھے فتویٰ تو دیں۔ Civil society کدھر ہے، آزاد میڈیا کدھر ہے، دانشور کدھر ہیں؟ 18 کروڑ عوام سنو! تم جس تباہی کی طرف جا رہے ہو وہاں اندھیرے ہیں، وہاں B-52 ہے، ایٹم بم لیا جائے گا اور جو لوگ پارلیمنٹ میں آئیں گے وہ دہشتگردوں کے سیاسی ونگ کہلائیں گے۔ اب آپ کی مرضی ہے۔

فوج اس وقت کامیاب ہوتی ہے جب عوام اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جب بنگلہ دیش میں فوج کے ساتھ عوام نہیں تھے تو ہمیں ناکامی ہوئی۔ اگر سوات اور بونیر میں فوج کی کامیابی ہوئی ہے تو ہم نے شانہ بشانہ ان کا ساتھ دیا ہے۔ میں پاکستانی فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ہمارے Captains، پھول کی طرح خوبصورت بچے، عمر 25 ,24 سال، دو ماہ بعد شادی ہونے والی ہے، ان کی لاشیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ مجھے بتائیں کہ پاکستان کے کسی ضلع میں ان پھولوں کی لاشیں نہ گئی ہوں۔ ہم لاشیں دفنا رہے ہیں، وہ ہماری فوج اور پولیس کے جوانوں کی گردنیں کاٹ رہے ہیں، لائن میں کھڑا کر کے FC کے جوانوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ ہم اس پارلیمنٹ میں بتاتے ہیں کہ امریکہ نے ڈرون گرایا۔ خدا اور رسول کا واسطہ دیتا ہوں کہ اسلام اور پاکستان کے بارے میں مجھے سمجھائیں، میں ذرا نا سمجھ ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مشاہد اللہ صاحب! تشریف رکھیں، آپ تو بہت جلدی میں ہیں، آپ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، treasury میں بیٹھے ہیں، اپنے آپ کو کیا سمجھ رہے ہیں، there is nobody in opposition, there is nobody in the treasury benches, except that of the caretaker Ministers who are sitting there. Don't I understand my obligations and آپ تشریف رکھیں، give me dictations. my duties. جی رضا ربانی صاحب۔ میری honourable Senators سے request ہے کہ time limit is ten minutes, one has to conclude within 10 minutes.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I have not even started consuming your given time.

Mr. Chairman: I want to convey that what the rules says.

Senator Mian Raza Rabbani: Then you should have applied the rules on everybody.

جناب چیئرمین: جی افراسیاب خٹک صاحب ۔ رضاصاحب! It was for every member, آپ ناراض ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ we have to conclude also, the Ministers are sitting here, آپ ناراض ہوگئے، آپ بات کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Why that? You should have applied the rules on everybody.

Mr. Chairman: Raza *sahib*, I conveyed for everybody. آپ بات کرلیں۔ جی مشاہد اللہ صاحب floor is with you.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہاں آج بڑی بڑی جذباتی تقریریں ہورہی ہیں۔

Mr. Chairman: Mushahid Ullah *sahib*, only ten minutes for you. I have to apply that rule. Now I will apply that rule, only ten minutes.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بات یہ ہے کہ اگر یہ باقی لوگوں پر بھی apply کر دیتے تو بہت اچھا تھا۔

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب اسی بات پر نہیں بول رہے۔

I will give you only ten minutes, rules say this. I will follow the rules now.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب آدھا گھنٹہ دے دیں۔

Mr. Chairman: Shah *sahib*, do you want that I should adjourn this House now? If the honourable members want this. I am giving you the opportunity and you are degrading the Chair. Ten minutes for you.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: چلیں، اگر آپ کی یہی مرضی ہے کہ "لمبے نوں بوٹیاں تے سانوں شورا" تو یہ بھی چلے گا۔"پنج سال بوٹیاں کھاندیں رہے نیں"۔ جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب پانچ سال بلا شرکت غیرےایک حکومت چل رہی ہو، اپوزیشن، میڈیا، military establishmentاور عدلیہ اسے نہ چھیڑ رہی ہو، اس کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہو، اس کے باوجود ملک کا جو حال ہوا،وہ آپ کے سامنے ہے۔ پانچ سال complete کرنے کے بعد دو رویے ہونے چاہئیں، ایک یہ کہ ہم نے یہ خدمت کی ہےاور الیکشن ہو رہا ہے، آپ ہمیں دوبارہ ووٹ دیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ہم اپنے منشور پر عمل نہیں کر سکے، ہمارا احتساب کر لیں۔ یہاں ایک تیسرا رویہ چل پڑا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم نے مذمت کی ہے،اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہو تو ہم ہمیشہ مذمت کرتے ہیں۔ فرحت اللہ بابر صاحب ہمیشہ بہت ہی اچھی تقریر کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ ظفر علی شاہ صاحب نے کہہ دیا کہ طالبان کون ہیں؟ آپ کو ہو سکتا ہے تعجب ہو لیکن اس لیے نہیں ہونا چاہیے کہ 1995میں آپ ہی کی پارٹی کی بہت بڑی شخصیت مرحوم نصیر اللہ بابر صاحب، جو اس وقت وزیر تھے اور شاید وہ آپ کے رشتہ دار بھی ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ یہ طالبان میرے بچے ہیں، یہ ہماری productہے، تو اس بات پر بھی تعجب ہونا چاہیے۔ میں مختصر بات کروں گا، بہت سی باتیں ہو رہی ہیں، ابھی ANP کی اورJUI کی APCہوئی، دونوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہم پیپلز پارٹی سمیت طالبان سے بات کریں گے۔آج یہ طالبان طالبان کر رہے ہیں، اچھا بھئی کر رہے ہیں، ضرور کریں اور کہہ رہے ہیں کہ دہشتگردی ہو رہی ہے۔پہلے آپ

دہشتگرد کو define تو کرلیں، کل ایک بات کرتے ہیں اور آج دوسری بات کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی اپنے گریبان میں جھانکا۔

شاہی سید نے شروع میں بہت ہی اچھی بات کی کہ اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے۔ جب مائیں آنسو بہا رہی تھیں، جب کراچی کی سڑکوں کو بے گناہ لوگوں کے خون سے رنگین کیا جا رہا تھا، جب بھتے لیے جا رہے تھے، جب target killings کی جا رہی تھیں، جب اس ملک کے شہروں میں پارکوں پر قبضے کیے جا رہے تھے اور ان کے پلاٹ بنا کر بیچے جا رہے تھے، جب Steel Mills کو، ریلوے کو بیچا جا رہا تھا، جب پی آئی اے کو تباہی کے دہانے پر پہنچایا جا رہا تھا، جب NICL میں کرپشن ہو رہی تھی، جب ایک شخص او گرا کے تیراسی ارب روپے کھا کر بھاگا اور اس حکومت نے اس کو بھاگنے میں مدد دی اس وقت آپ کو خیال نہیں آیا؟ میرے بھائیو! یہ تو کل کی ہی بات ہے۔ میں ذرا آپ کو یاد کراتا ہوں۔ اسی سپریم کورٹ میں کھڑے ہو کر ایم کیو ایم کے وکیل نے، اے این پی اور پیپلز پارٹی کے وکیل نے کیا کہا۔ ذرا ریکارڈ نکال کر دیکھیں ایم کیو ایم نے اے این پی کو دہشت گرد کہا، بھتہ خور کہا، target killer کہا۔ اے این پی نے ایم کیو ایم کو کہا، ایم کیو ایم نے پیپلز پارٹی کو کہا اور پیپلز پارٹی نے ان دونوں کو کہا۔ ان کے وکیلوں کے ریکارڈ سپریم کورٹ میں موجود ہیں۔ بھائی! جب آپ ایک دوسرے کو خود ہشت گرد کہتے ہیں تو پھر کسی اور کی دہشت گردی سے آپ کو کیا تکلیف ہے۔ پہلے اپنی دہشت گردیاں تو ٹھیک کرلیں۔ اس ملک میں نو ہزار لوگ target killing کا شکار ہوئے آپ اس وقت کور کمیٹی کی میٹنگ کرکے اقتدار کی بندر بانٹ کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ:

جو آگ لگائی تھی تم نے، اس کو تو بجھایا اشکوں نے
جو اشکوں نے بھڑکائی ہے، اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے

یہ آگ ہم نے نہیں لگائی۔ جو آج آپ پنجاب پنجاب کرتے ہیں، کیا کارکردگی ہے آپ کی؟ پانچ سال کتنی امیدوں کے ساتھ گزرے۔ باتیں کرتے ہیں کہ محترمہ نے شہادت دی، بالکل دی۔ ہم اس کے لہو کو اور شہادت کو سلام کرتے ہیں۔ ایک طرف بھٹو صاحب اور محترمہ کے اشتہار چلا رہے ہیں، دوسری طرف رونا پیٹنا مچا ہوا ہے۔ کل ایک دوسرے کو دہشت گرد کہتے تھے target killer کہتے تھے اور آج محبت کے زمزمے بہہ رہے ہیں۔ واہ۔ واہ۔ ایک دفعہ 1971 میں محبت کے زمزمے بہے تھے آج یہ تینوں ایک دوسرے سے اتنی محبت جتا رہے ہیں کہ محبت اچھل اچھل کر باہر آرہی ہے۔ کل کی بات ہے کیوں آپ لوگ آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں۔ میں نے بہت پہلے کہا تھا کہ

مٹ گیا ہو جس جگہ سے امتیاز خیر و شر
سر کشی ، ظلم اور بغاوت پر مائل ہو ہر بشر
کفر کی آغوش میں ہوں جس جگہ کے بام و در
اے ابابیلو! وہاں کنکر برسنے چاہییں
برق گرنی چاہیے، پتھر برسنے چاہییں

جب آپ کے ہاتھ میں اس ملک کی عنان اقتدار تھی، آپ کا کام تھا امن و امان بحال کرنا۔ آپ کا کام تھا کہ اس ملک کے شہریوں کو امن و امان دیتے۔ یہاں پر لوگوں کا قتل عام ہوا اور آپ چپ کر کے بیٹھے رہے۔ اس وقت آپ کو خیال نہیں آیا تو پھر ابابیلیں تو اپنا کام دکھاتی ہیں۔ اب مقابلہ کریں۔ میں اے این پی کی یقیناً بات کرتا ہوں کہ اس نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اور میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ بشیر بلور صاحب کے گھر جب میاں نواز شریف صاحب جا رہے تھے تو پشاور کی انتظامیہ نے کہا کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے آپ وہاں نہ آئیں لیکن وہ گئے اس لیے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن آپ عوام کو گمراہ نہ کریں۔ آپ نے اب جواب دینا ہے۔ ہم اس وقت کہا کرتے تھے کہ:

ہم ابھی چپ ہیں مگر روز حساب آنے دو
ہم کو معلوم ہے کیا لینا ہے کیا دینا ہے

آج یوم حساب آیا ہے۔ بچہ جب کام نہ کر کے سکول جاتا ہے تو ماسٹر کی شکل دیکھ کر رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔ اب یہ پاکستان کے عوام سے آنکھیں ملا نہیں سکتے تو انہوں نے رونا دھونا شروع کر دیا ہے۔ روتے ہیں کہ جناب ہمیں بچاؤ۔ ایم کیو ایم بہت بڑی جماعت ہے، کل تک نفرت اور تکبر کا کیا عالم تھا؟ لوگ ان سے پناہ مانگتے تھے۔ آج یہ کراچی میں سیکورٹی مانگ رہے ہیں۔ آج یہ کراچی کے عوام سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں مکافات عمل۔ آپ لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کتنے حملے ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں ہماری پارٹی کے قائدین پر دو حملے ہو چکے ہیں۔ میاں نواز شریف سمیت اس ملک کی ہر بڑی شخصیت target ہوئی ہے اور ایجنسیوں کی رپورٹیں موجود ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بھائی اس ساری چیز کو آپ نے ٹھیک کرنا تھا، آپ شور نہ مچاتے، محبت کے زمزمے بہانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی لیکن آپ نے نہیں کیا۔ آپ نے نہیں کیا تو پنجاب کیسے اس کا ذمہ دار ہو گیا؟ آپ اپنی سوچیں دیکھیں، اپنے کرتوت دیکھیں۔ ایزی لوڈ حکومتیں چلاتے رہے۔ ہمیں کہتے ہیں باہر چلے جائیں، ایک دھماکا ہوا تھا تو آپ کی

بریک دبئی سے پہلے لگی ہی نہیں تھی اور پھر کئی سال تک گاڑی وہیں خراب کھڑی رہی۔ اس طرح کے طعنے نہ دیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تمام لوگوں نے مل کر اس دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے لیکن دہشت گردی کا مقابلہ کرپشن سے نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ایک طرف کرپشن کریں ، لوٹ مار کریں، اس ملک کے عوام کی جیبوں پر ڈاکے ماریں اور اس کے بعد آپ یہ سمجھیں کہ یہاں سے کرپشن دور ہو جائے گی، نہیں ہو سکتی۔ جناب والا، دیکھیں عوام کیا کہتے ہیں اس حکومت کے لیے:

رخ روشن کا روشن ایک پہلو بھی نہیں نکلا

ہم جس کو چاند سمجھے تھے وہ جگنو بھی نہیں نکلا

یہ تو کیا ہے ان لوگوں نے پنجاب میں جو کچھ کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم ماسٹر کو دیکھ کر ڈرے نہیں ہیں، ہم میدان میں ہیں۔آپ میدان میں نہیں ہیں۔ مسئلہ بڑا سیدھا سا ہے۔

جناب چیئر مین: زاہد خان صاحب**!** مہربانی no cross talk جی۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بات یہ ہے-- بیٹھ جا میری اماں آرام نال۔ پتا نہیں کیا کہہ رہی ہے۔

Mr. Chairman: Khan Sahib, kindly address to the Chair.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ ان کو تو منع نہیں کر رہے ہیں ،وہ آپ کی پارٹی کی ہیں۔ انہیں منع کریں ، میری تو سنتی نہیں شاید آپ کی بات سن لیں۔

جناب چیئر مین: خان صاحب**!** آپ conclude کریں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بات ان کی بجا ہے کہ جلسے نہیں کرنے دے رہے۔اے این پی کی حد تک تو میں بات مانتا ہوں لیکن ایم کیو ایم تو کہتی ہے کہ 85% mandate ہمارا ہے۔ حکومت آپ کی ہے۔ سندھ کا وزیراعلیٰ آپ کا ہے ، گورنر پچھلے تیرہ سال سے آپ کا بیٹھا ہوا ہے۔---

جناب چیئر مین: مشاہد اللہ خان صاحب**!** مہربانی کر کے conclude کریں۔آپ Chair کو address کریں، کرنل صاحب کو نہیں۔ جی۔ کرنل صاحب**!** Please order in the House. جی خان صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: ضیاء الحق کی باتیں بھی بہت ساری ہوئیں- بھائی یہاں پر ضیاء الحق کہاں سے آگیا- ہمارے حاجی عدیل صاحب نے یہ بات کی تھی- یہ وہی ضیاء الحق ہے جب پیپلز پارٹی کی حکومت نے آپ کو غدار declare کرکے حیدر آباد tribunal بنایا تھا، ہمارے افراسیاب صاحب بھی اس میں تھے- میرے بھائی میں غلط تو نہیں کہہ رہا- پیپلز پارٹی نے آپ کو غدار بنا کر عمر قید کی سزائیں دیں- پیپلز پارٹی نے اسی لیاقت باغ میں آپ کی بوٹیاں نوچ لیں، آپ کا قتل عام کیا تھا-اس کے بعد یہی ضیاء الحق تھا جو جیل گیا تھا اور ولی خان صاحب کے ساتھ lunch کیا تھا- میں تعریف نہیں کر رہا، میں تاریخ بیان کر رہا ہوں-

Mr. Chairman: Khan *Sahib*, you have consumed ten minutes.

اگر آپ اس طرح کریں گے تو پھر یہ proceedings نہیں چل سکیں گی- خان صاحب! آپ مہربانی کرکے conclude کرلیں-چانڈیو صاحب! آپ کو opportunity ملے گی-

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ ان [*****]* کو سمجھائیں-

جناب چیئرمین: یہ [*****]* الفاظ حذف کیے جاتے ہیں-آپ conclude کریں-آپ Chair کو address کریں، آپ ان کو کیوں address کر رہے ہیں -آپ please conclude کرلیں-شاہ صاحب! آپ سمجھائیں ورنہ میں mic بند کردوں گا-

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میرا کیا قصور ہے، قصور ان کا ہے اور mic میرا بند کریں گے- کرے کوئی بھرے کوئی والی بات ہے-

جناب چیئرمین: اگر اس طرح رہے گا تو یہ اجلاس بلانے کا مقصد فوت ہو جائے گا- اگر آپ کا یہ رویہ ہوگا تو پھر اس اجلاس کے بلانے کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا-وزیر داخلہ صاحب یہاں بیٹھے ہیں، ہم نے ان کی بات سننی ہے-جی ختم کریں-

---

* *[Expunged as ordered by the Chairman]*

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ نے بہت ہی اچھی بات کی ہے۔چانڈیو صاحب میرے بھائی ہیں ۔ یہ وزیر قانون رہے ہیں حالانکہ عملی طور پر بابر اعوان صاحب ہی تھے، انہیں کچھ آتا جاتا نہیں ہے لیکن رہے ہیں تو تھوڑا سا قانون کا احترام کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مشاہد اللہ صاحب! آپ کیوں detrack ہوتے ہیں؟ آپ نہ ہوں۔ Be vigilant. آپ اپنی بات کو conclude کرلیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: تین چار شعر سناؤں گا اور ایسا conclude ہوگا کہ انشاء اللہ تعالیٰ، یاد کریں گے۔ اب conclude کرنا ہے تو اس طرح سے میں کروں گا۔ اس ملک میں ہوا کیا؟ میں conclude کرنے لگا ہوں۔ انہوں نے پانچ سال پہلے بے نظیر کے خون کی قسم کھا کر کہا تھا کہ ہم اس ملک کے عوام کے آنسوؤں کو پونچھیں گے، ہم روٹی دیں گے، کپڑا دیں گے، مکان دیں گے، امن و امان دیں گے، پاکستان ترقی کرے گا، معیشت چلے گی، مہنگائی اور بے روزگاری دور ہوگی۔ انہوں نے کیا یہ کہ:

زمیں بیچ ڈالی، زمن بیچ ڈالا،
لہو بیچ ڈالا، بدن بیچ ڈالا
کیا میرے گلشن کی ہر شے کا سودا
شجر بیچ ڈالا، چمن بیچ ڈالا
کیے تھے زمینوں مکانوں کے وعدے
میری جائے مرقد، کفن بیچ ڈالا
میں روٹی میں کپڑوں میں الجھا رہا
اک [*****]* نے میرا وطن بیچ ڈالا

جناب چیئرمین: مولا بخش چانڈیو صاحب۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیے۔

* [Expunged as ordered by the Chairman]

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب! انہوں نے آخر میں لفظ [*****][*] استعمال کیا ہے، اسے expunge کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اسے expunge کیا جاتا ہے۔ جی مولا بخش چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: چیئرمین صاحب! میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں۔ (سینیٹر مشاہد اللہ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ میرے بڑے بھائی ہیں، ان کی عادت ہے تقریر کرکے بھاگ جاتے ہیں، سنتے نہیں ہیں۔ یہ ان کی عادت ہے۔ ابھی بھی بھاگ رہے ہیں۔ یہ نہیں بیٹھیں گے۔ ان کو بیٹھنا چاہیے۔ اخلاقی جرات کریں، بیٹھیں، سنیں تو سہی ہم کیا کہنے لگے ہیں۔

میں نے اور کوئی بات نہیں کہنی، میں نے کچھ نہیں کہنا، صرف چند جملے کہوں گا۔ ابھی مجھے دوسرے دوست بول رہے تھے، میں نے کہا ضرورت نہیں ہے۔ جو میں کہنے لگا ہوں اور ان میں سننے کی جرات نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ بڑے عرصے کے بعد، پاکستان کی تاریخ میں ایک جمہوریت نے مدت پوری کی ہے، دوسری جمہوریت کا استقبال اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے، چند دنوں کے بعد اس ملک کی تاریخ بدلے گی۔ پرامن طریقے سے ایک سیاسی حکومت آئے گی، اس معاملے میں ہم پر تنقید کرنے والا میڈیا بھی تعریف کر رہا ہے۔ میں پروگرام دیکھتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ کمال ہو گیا ہے۔ قوم جشن منا رہی ہے کہ دوسری جمہوریت سکون کے ساتھ آرہی ہے۔ یہ کوئی ایسے ہی تو نہیں آئی۔ یہ تو ان لوگوں کا کارنامہ کہلائے گا جو حکومت میں ہوں گے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس میں ہم اپوزیشن کے بھی شکر گزار ہیں۔ وہ لاکھ ہم سے دور ہٹنے کی کوشش کریں گے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس کارنامے میں آپ بھی شریک ہیں۔ اگر اچھی بات ہوئی ہے تو ہم تعریف کرتے ہیں۔ ہر الیکشن میں چھوٹے موٹے واقعات ہوتے ہیں۔ ہر الیکشن میں امیدواروں پر بھی حملے ہوتے ہیں، ہر الیکشن میں پر تشدد کارروائیاں بھی ہوتی ہیں لیکن کبھی کسی بھی الیکشن کی پر تشدد کارروائیوں کو جمہوریت کے خلاف سازش قرار نہیں دیا گیا اور نہ کبھی یہ کہا گیا کہ یہ ملک کے خلاف سازش ہے لیکن اس بار جو تشدد شروع ہوا ہے، جو کارروائیاں شروع ہوئی ہیں تو پورے ملک کے دانشور اور سوچنے والے لوگ کہنے لگے کہ یہ جمہوریت اور ملک کے خلاف سازش ہے۔ جب ایسی کیفیت ہو، جب پورا ملک چلا اٹھے کہ یہ جمہوریت کے خلاف سازش ہے، یہ کارروائیاں کسی پارٹی کے خلاف نہیں ہیں، تو پھر جن پارٹیوں کے خلاف ہو رہا ہے ان کو احتجاج کا حق ہے۔

---

[*] *[Expunged as ordered by the Chairman.]*

میں کچھ بھی نہیں کہتا، میں کسی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا لیکن میں صرف اس بات پر سوچتا ہوں، جس کے لیے میں اٹھ کھڑا ہوا ہوں کہ اگر ایم کیو ایم اپنے تحفظات کا اظہار کرے کہ انہیں دہشتگردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے تو بھی 'ن' لیگ جواب دے گی۔ اگر اے این پی اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا تذکرہ کرے، تب بھی یہ جواب دیں۔ اگر پیپلز پارٹی شکایت کرے تو بھی یہ جواب دیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں، نواز لیگ حکومت میں ہے یا حکومت نواز لیگ کی ہے کہ آپ جواب دیتے ہو یا پھر یہ 'ن' لیگ طالبان ہیں کہ اگر ہم بات کریں اپنے اوپر ہونے ظلم کی تو بھی یہ جواب دیں۔ بھائی! آپ نہ حکمران ہیں، نہ طالبان ہیں، آپ کیوں جواب دے رہے ہو؟ ظفر شاہ صاحب نے تقریر کی، ان کی پوری تقریر کا ریکارڈ دیکھ لیں، انہوں نے جواب دیا ہے اے این پی کا، ایم کیو ایم کا اور پیپلز پارٹی کا۔ جب ہم تحفظات کا اظہار کرتے ہیں تو آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں۔ آپ نہ حکمران ہیں، نہ طالبان ہیں، پھر کیوں چلا رہے ہیں؟

یہ کمال کی بات ہے کہ اگر طالبان پر تنقید کی جاتی ہے تو جواب مشاہداللہ خان دے رہے ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ اگر ایم کیو ایم بولے تو ظفر علی شاہ صاحب پریشان ہوتے ہیں۔ بھئی! آپ کیوں پریشان ہیں؟ یہ کمال ہے۔ یہ سچائی کا ثبوت ہوتا ہے کہ حق پرست کو قتل کرنے کے بعد، قاتلوں کے ساتھی بھی بولتے ہیں کہ ہم قاتل کے ساتھ نہیں ہیں۔ ان کے قائد کے پیرومرشد، ضیاءالحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو قتل کیا، آج یہ بھٹو کی تعریفیں کررہے ہیں۔ یہ کمال کی بات ہے۔ یہ بے نظیر صاحبہ کو عدالتوں کے دروازوں پر لے گئے، آج کہتے ہیں کہ ہم بی بی کے لیے مر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: میں خاموش اس لیے ہوتا ہوں تاکہ سارا پاکستان دیکھے کہ ضیاءالحق کی طرف سے کون بول رہا ہے، طالبان کی طرف سے کون بول رہا ہے، میں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ اب ان کو بلاول صاحب کی پریشانی ہے۔ میں کامیاب ہوچکا ہوں پورے پاکستان کو دکھانے میں کہ اگر ہم ضیاءالحق کی بات کریں تو بھی یہ ناراض ہوتے ہیں، ہم مشرف کی بات کریں تو بھی یہ ناراض ہوتے ہیں، ہم بھٹو کی بات کریں تو بھی یہ ناراض ہوتے ہیں، ہم بے نظیر کی بات کریں تو بھی یہ ناراض ہوتے ہیں، ہم طالبان کی بات کریں تو بھی یہ ناراض ہوتے ہیں۔ ہم جس جس جمہوریت کے دشمن کی بات کرتے ہیں، یہ ناراض ہوتے ہیں۔ لوگ انہیں پہچان رہے ہیں۔

میں آخری بات کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Shah *sahib*, please, you are objecting. Should I show you the record how many minutes you have consumed? Should I should show the record to Mushahid-Ullah how much time he consumed? Chandio *sahib*, please conclude.

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جی میں conclude کر رہا ہوں۔ ہمیں کسی سے بھی بات نہیں کرنی۔ میں نے اپنی تقریر میں کہیں بھی میاں محمد نواز شریف کی شکایت نہیں کی، میں نے ابھی ان کی بات نہیں کی۔ مسلم لیگ ہر آمر کے ہاتھ کی لاٹھی بن جاتی تھی، وہ ہر آمر کے پاؤں میں پڑ جاتی تھی۔ پہلی مرتبہ میاں محمد نواز شریف نے اس پارٹی کو سیاسی پارٹی بنایا، ہم نے قبول کیا کہ میاں صاحب آپ مسلم لیگ کو سیاسی پارٹی بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن ایک بات ہماری بھی ہے کہ آج تین صوبے دہشت گردی کا شکار ہیں، تین صوبوں کو الگ کر کے الیکشن بے معنی ہو جائیں گے، یہ تین صوبے الگ ہو جائیں گے۔ پاکستان اس الیکشن کو قبول نہیں کرے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، چانڈیو صاحب۔ افراسیاب خٹک صاحب۔

سینیٹر افراسیاب خٹک: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک سنجیدہ بحث کرنے آئے ہیں اور مجھ سمیت سب کو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ یہ قومی مسئلے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سیاست میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے لیکن سیاست قبائلی دشمنی نہیں ہے اور اسے قبائلی دشمنی نہیں بنانا چاہیے۔

جناب والا! الیکشن کے بارے میں بات ہوئی ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ یہ پارٹیاں ہیں، وہ پارٹیاں ہیں، اصل سوال یہ ہے کہ الیکشن میں پاکستان کی آئندہ حکومت کے بارے میں فیصلہ کون کرے گا؟ پاکستان کے عوام کریں گے یا دہشت گرد کریں گے؟ میرے خیال میں اصل issue یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس طرف آنا چاہیے کیونکہ ہمارے بارے میں دنیا بھر میں پروپیگنڈا ہوتا رہا ہے اور اگر ہم نے اس کو قبول کیا کہ یہاں دہشت گرد قوم کے سر پر بندوق رکھ کر فیصلہ کروائیں کہ فلاں فلاں پارٹیوں نے کرنا ہے، فلاں فلاں پارٹیوں نے نہیں کرنا تو اس سے ایک ایسی مثال قائم ہو جائے گی جو صرف پاکستان تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ میرے خیال میں کل افغانستان میں بھی یہی ہو گا، پرسوں

یمن میں ہو گا، اس کے بعد صومالیہ میں ایسا ہو گا، یہ ایک نیا model وجود میں آجائے گا۔ اس لیے یہ ایک بڑا serious issue ہے۔

جناب والا! یہاں کہا گیا کہ ہم نے پانچ سالوں میں کیا کیا ہے؟ اگر اسے یہ گناہ کہتے ہیں کہ جب سوات میں دہشت گردوں کا قبضہ تھا تو انہوں نے سکولوں سے اور پولیس اسٹیشنوں سے پاکستان کے جھنڈے اتار دیے تھے۔ انہوں نے وہاں پاکستان کا قومی ترانہ پڑھنا بند کروا دیا تھا۔ ہم نے انہیں شکست دی اور وہاں پاکستان کے جھنڈے لہرائے، وہاں دوبارہ قومی ترانہ پڑھنا شروع کیا گیا، یہ اے این پی کا ایک گناہ تھا جس کی آج اسے سزا مل رہی ہے۔ کبھی کبھی تو ایسے نظر آتا ہے جیسے پہلے ہمارے ساتھ ہوتا تھا کہ ہمیں جیلوں میں بند کر دیا جاتا تھا، ہمیں جلاوطن کر دیا جاتا تھا، اب وہ سلسلہ نہیں رہا لیکن اب دہشت گردوں کے ذریعے ہمیں عوام سے دور رکھنے کی کوشش ہو رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت serious issue ہے۔ اس میں دو طرح کی fault lines پیدا کی جا رہی ہیں، پہلی fault line نظریاتی ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ 2014 کے بعد کا افغانستان کیسا ہو گا، Talibanized افغانستان ہو گا یا democratic Afghanistan ہو گا؟ اس کے ساتھ ساتھ Talibanized Pakistan ہو گا یا democratic Pakistan ہو گا؟ یہ نظریاتی fault line ہے اور پچھلے تین چار ہفتوں میں یہ ایک نئی fault line پیدا ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے مستقبل پر اس کے بڑے اثرات ہوں گے۔ دوسری صوبائی fault line پیدا ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے یہاں ماضی میں اس طرح کی theories رہی ہیں کہ جو لوگ security کے experts تھے، انہوں نے ایک theory پیش کی تھی کہ پاکستان میں دو areas ہیں، ایک core area ہے اور ایک periphery area ہے۔ Core area کا بہرحال دفاع کرنا ہے چاہے اس کے لیے ایٹم بم استعمال کرنا پڑے لیکن periphery area dispensable ہے، اس کے بارے میں جو کچھ ہوتا ہے، مثلاً گزشتہ کئی سالوں سے فاٹا دہشت گردوں کے قبضے میں ہے لیکن یہ dispensable ہے، periphery ہے، یہ ہو سکتا ہے لیکن اب اس میں تین صوبے شامل ہو گئے ہیں، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی تشویش ناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے اس طرح کی باتوں میں نہ الجھا جائے کہ فلاں پارٹی، فلاں پارٹی، پارٹیاں چلتی رہیں گی، پارٹیاں الیکشن جیت بھی جاتی ہیں اور ہار بھی جاتی ہیں لیکن اس سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑتی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر عوام نے ہمیں ووٹ نہ دیا، بالکل یہ عوام کا حق ہے لیکن یہ تو نہ کریں کہ دہشت گردوں

کے ذریعے الیکشن جیتیں اور دہشت گردوں کے ذریعے الیکشن ہارنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس اصول کے بارے میں دوبارہ سوچا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اہم بات یہ ہے کہ یہاں ہمارے دوستوں نے بات کی ہے کہ ہم پانچ سال بلاشرکتِ غیرے حکومت میں رہے ہیں، میں بڑے احترام کے ساتھ پوچھنا چاہوں گا کہ کیاہمارے یہ دوست جلاوطنی سے واپس آئے ہیں؟ کیا یہ بولیویا میں کوئی انقلابی جدوجہد کررہے تھے اور اس کے بعد یہاں واپس آئے ہیں؟ وہ پانچ سال وفاقی حکومت میں نہیں تھے لیکن پاکستان کے ساٹھ فیصد آبادی والے صوبے پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ایک صوبے سے پچاس ایسے لوگ انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں جن پر دہشت گردی کا الزام ہے، عدالتوں میں ان کے خلاف مقدمات ہیں لیکن انہیں انتخاب لڑنے دیا جا رہا ہے اور انہیں کہا جا رہا ہے کہ ہمارے اور آپ کے نظریات ایک جیسے ہیں، اس لیے آپ ہم پر حملہ نہ کریں۔ دیکھیں، یہ record کی باتیں ہیں اور اگر ہم نے ایسی باتیں شروع کیں تو ہمارے پاس بھی بہت سارا record موجود ہے لیکن ہم یہاں اس لیے جمع نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہم یہاں اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ یہ پاکستان کے مستقبل کا سوال ہے، یہ دہشت گردی کا سوال ہے۔

پرسوں جنرل کیانی نے کہا کہ پاکستان کا اصل مسئلہ دہشت گردی کا ہے اور یہ ہماری جنگ ہے۔ یہ بات ہم کہتے آئے ہیں اور ہم نے اس کی قیمت بھی چکائی ہے۔ اسی وجہ سے دہشت گردوں نے ہم پر حملے کیے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ہماری جنگ ہے۔ پاکستان میں لوگ مرتے ہیں، مسجدوں میں دھماکے ہوتے ہیں، امام بارگاہوں میں دھماکے ہوتے ہیں، جنازوں میں اور بازاروں میں دھماکے ہوتے ہیں تو یہ پاکستان کی اور ہماری جنگ ہے۔ ہم سب کو دہشت گردوں کے خلاف stand لینا چاہیے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کی خدا کرے کہ خیر خیریت سے یہ انتخابات ہوجائیں اور نئی حکومتیں وجود میں آئیں، میں پھر ان لوگوں سے پوچھوں گا کہ ان کا دہشت گردی اور دہشت گردوں کے بارے میں کیا رویہ ہے؟ میں یہ بھی کہنا چاہتاہوں کہ ان تین پارٹیوں کو داد ملنی چاہیے کہ اس ساری دہشت گردی کے باوجود انہوں نے کہا ہے کہ ہم الیکشن میں ضرور حصہ لیں گے۔ ایک منٹ کے لیے انہوں نے نہیں کہا کہ الیکشن نہیں ہونے چاہییں، انہوں نے ایک منٹ کے لیے نہیں کہا کہ ہم الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے۔ ہم نے کہا کہ ہم الیکشن میں حصہ لیں گے اور الیکشن کے لیے پوری طرح سنجیدہ ہیں لیکن ہم اپنے عوام کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے، ہم بڑے جلسے نہیں کر رہے، door to door campaign کے ذریعے اپنی

جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنے عوام پر بھروسہ ہے، مجھے یقین ہے کہ election campaign عوام ہمیں ووٹ دیں گے، مجھے یقین ہے کہ ہم انشاءاللہ پہلے سے زیادہ سیٹیں حاصل کریں گے لیکن unfair practices اور زیادتیاں نہیں ہونی چاہییں۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بیسویں ترمیم ایک نیا تجربہ تھا، ایک Caretaker Government اور یہ دو طرح کی transitions پھر پچھلی حکومت سے transition میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ loopholes ابھرے ہیں، Election Commission of Pakistan and Caretaker Government کے درمیان کیا ربط ہے، اس بارے میں کئی سوالات ہیں۔ مثال کے طور پر security واپس لی گئی اور کہا گیا کہ الیکشن کمیشن نے کہا ہے، الیکشن کمیشن نے کہا کہ ہم نے یہ نہیں کہا یہ Caretaker Government نے فیصلہ کیا ہے، اس طرح کے سوالات ہیں، کچھ grey areas ہیں لیکن ظاہر ہے یہ practices آہستہ آہستہ دور ہوں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا credit پچھلی پارلیمنٹ کو جاتا ہے جس نے بیسویں ترمیم منظور کی، جس کی روشنی میں آج ہم ایک transition سے گزر رہے ہیں اور آج ہم یہاں بحث کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ میرے خیال میں یہ سابق پارلیمنٹ کا credit ہے اور اسے یہ credit ضرور ملنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جس طرح ایک صوبے کی ہائیکورٹ کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے صدر کے بارے میں کہا کہ وہ اس طرح کریں اور اس طرح نہ کریں۔ میں بڑے احترام کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم الزام تراشی کرنے والے لوگ نہیں ہیں لیکن اُس ہائیکورٹ نے خود کو ذرا ضرورت سے زیادہ اختیارات دیے، اس نے ایسی چیزوں میں ٹانگ اڑائی جو اس کا کام نہیں تھا۔ اس نے کالاباغ ڈیم کے بارے میں بھی فیصلے دیے، اس نے دوسری controversial چیزوں کے بارے میں فیصلے دیے، ایک طرح سے ملک کی سیاست میں حصہ لیا جو اس کی حدود سے باہر ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ سارے اداروں کو آئین کی حدود میں رہتے ہوئے کام کرنا چاہیے۔ جہاں آئینی ادارے آئین کی حدود سے نکلیں گے وہاں بحران پیدا ہوگا۔ ہم سب اداروں سے درخواست کریں گے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو ایک جمہوری ملک بنانے کے لیے ہم سب کو مل کر سوچنا چاہیے اور مل کر کام کرنا چاہیے، الزام تراشی کی بجائے، ایک دوسرے کے خلاف گلے پھاڑ کر بات کرنے کے بجائے یہ دیکھنا چاہیے کہ خدا نخواستہ اگر یہ اصول طے پا گیا کہ پاکستان

میں فیصلے عوام نہیں کرتے بلکہ دہشت گرد کرتے ہیں تو پھر اندرونِ ملک اور بیرون ملک بھی اس ملک کے لیے بڑی مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، عبدالحسیب خان صاحب۔

Discussion on Law and Order Situation and Statement by the Caretaker Interior Minister

سینیٹر عبدالحسیب خان: شکریہ، جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ مجھے brain hemorrhage ہو جاتا، آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں بات کروں۔ جناب والا! جو باتیں ابھی ہوئیں، انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم وہ باتیں کر رہے ہیں جن کا آج کے نازک حالات سے تعلق نہیں ہے۔ یہاں جتنی تقاریر ہوئیں، میں انتہائی تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک شعر پیش کروں گا کہ:

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

چیئرمین صاحب، بات یہ نہیں ہے کہ ایک پارٹی الیکشن لڑرہی ہے اور تین پارٹیاں ہو گئی ہیں، بلکہ بات صوبوں کی ہورہی ہے اور یہ الیکشن صوبوں کے اندر ہو رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اگر تین صوبوں میں الیکشن نہیں ہوتے یا فرض کریں کہ الیکشن ہو جائیں تو اس میں turnover کیا ہوگا۔ ہم دنیا والوں کو کیا دکھائیں گے کہ ہمارے ہاں الیکشن میں turnover 5%, 10%, 15% and 20% ہے۔ کیا ایسے الیکشن کے نتائج کو دنیا accept کرے گی؟ کیا اس سے وفاق پر اور پاکستان کی سالمیت پر حرف نہیں آئے گا؟ پاکستان اس وقت اس دوراہے پر کھڑا ہوا ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہاں الیکشن نہ ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الیکشن تو ہر حال میں ہوں گے لیکن اگر الیکشن نہ ہوئے تو یہ پاکستان کی موت ہو گی کیونکہ پاکستان کے اندر اس وقت economic position وہ نہیں ہے کہ آپ ایک، دو، دس اور پندرہ دن survive کر سکیں۔ آپ کو الیکشن کروانے ہی پڑیں گے۔ آپ یہ سوچ لیں کہ الیکشن کروانے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہے۔ آپ کے پاس ایک ہی mandate تھا کہ آپ law and order maintain کریں گے اور fair election کروائیں گے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور تمام ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پر قائم رہیں۔ خدا کے واسطے

پاکستان کی economic condition سمجھئے۔ اگر لوگ گھروں سے نکل آئے تو جو لوگ اس وقت شادیانے بجا رہے ہیں وہ ان کے گھروں تک پہنچ جائیں گے۔ پھر کیا ہوگا؟

اس وقت آئی ایم ایف آپ سے بات نہیں کر رہا، سٹیٹ بنک آپ کو پیسے نہیں دے رہا۔ interim government کو آپ نے اتنا الجھا دیا ہے اور اس کے سامنے اتنے problems ہیں کہ وہ law and order maintain نہیں کر پا رہے ہیں۔ میں دس منٹ نہیں لوں گا بلکہ صرف پانچ منٹ میں بات ختم کروں گا کہ خدا کے واسطے یہ جو آپ نے تین صوبے الگ کر دیے ہیں، یہ پارٹیوں کی بات نہیں ہو رہی، نہ ایم کیو ایم کی ہو رہی ہے نہ اے این پی کی بات ہو رہی ہے اور نہ ہی پیپلز پارٹی کی ہو رہی ہے بلکہ یہ بات چار صوبوں کی ہو رہی ہے۔ چاروں صوبوں میں conducive atmosphere دیجئے جہاں لوگ گھروں سے نکل کر آئیں اور ووٹ کا حق استعمال کریں ورنہ پھر دنیا میں یہ message جائے گا کہ ایک صوبے میں 70% vote ڈالے گئے اور تین صوبوں میں 15% vote ڈالے گئے۔ پھر کیا ہوگا، میرے خیال میں یہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

چیئرمین صاحب، میری درخواست ہے کہ خدا کے واسطے ہر کام چھوڑ دیجئے اور تینوں صوبوں میں جہاں لاشیں گر رہی ہیں، چاہے وہ پختون خوا ہو، چاہے وہ بلوچستان ہو، چاہے وہ سندھ ہو، وہاں لاشیں گر رہی ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر گر رہی ہیں۔ اگر آپ نے یہ عمل نہ روکا تو پھر الیکشن تو ہوں گے اور ضرور ہوں گے لیکن اس کے نتائج آپ کے لیے بھی بہتر نہیں ہوں گے، پاکستان کے لیے بھی بہتر نہیں ہوں گے اور دنیا ہمارے منہ پر تھوکے گی اور ہمارے youngsters ہماری قبروں پر فاتحہ بھی پڑھنے نہیں آئیں گے بلکہ ہماری قبروں پر تھوکنے کے لیے آئیں گے۔ بہت شکریہ آپ کا۔

Mr. Chairman: Yes, Zahid Khan *Sahib*, you would be the last speaker now and then the Interior Minister is here to conclude it.

سینیٹر محمد زاہد خان: مجھے پتا ہے کہ شاہ صاحب بھی مداخلت کریں گے اور ------

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب already آپ کی پارٹی کا point of view آ گیا ہے and I am giving you the opportunity آپ بھی بات کرلیں تو پھر وزیر داخلہ صاحب جواب دے دیں گے۔

Senator Muhammad Zahid Khan: Thank you sir.

یہاں پر عجیب سا ماحول بنا اور وہ اس وقت بنا جب حاجی عدیل صاحب نے دہشت گردوں یا طالبان کے خلاف بات کی اور ایسے لگا کہ ان کی دکھتی رگ پر انہوں نے ہاتھ رکھ دیا اور وہ مضطرب ہوا ٹھے۔ میں شاہ صاحب کے بارے میں اس لیے نہیں کہتا کہ شاہ صاحب 83–1982 میں جیسا کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ MRD movement میں ہمارے ساتھ تھے اور یہ ہمارے کامریڈ تھے۔ اس وقت یہ تحریک استقلال میں تھے لیکن اس وقت کا dictator جس کے ساتھی ابھی بھی موجود ہیں، اس ملک کو دلدل میں پھنسانے والا بندہ تھا جو اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے ایسے اقدامات کرتا رہا اور شاہ صاحب بڑے ادب کے ساتھ آپ کی اس وقت والی پارٹی جس میں راجہ ظفر الحق صاحب، میاں صاحب اور آپ کے کتنے ہی اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے اس ضیاء الحق کے تن سے جنم لیا۔ آپ سیاسی آدمی ہیں اور ہم آپ کو سیاسی آدمی مانتے ہیں لیکن یہ تاریخ ہے کہ ہم مری روڈ پر ڈکٹیٹر کے خلاف جلوس نکالتے رہے اور ڈنڈے بھی کھاتے رہے اور جیلوں میں بھی جاتے رہے۔ میں نے یہ اس لیے کہا کہ آپ تو کامریڈ تھے۔

اس وقت صورت حال کیا ہے؟ اس وقت یہ صورت حال ہے کہ جس دہشت گردی کے خلاف ہم بات کرتے ہیں اور شاہ صاحب آپ کے علاوہ اب بھی کچھ لوگ جو اس وقت تو پارلیمنٹ میں نہیں ہیں یا موجودہ پارلیمنٹ میں نہیں تھے بلکہ باہر تھے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں جن میں جماعت اسلامی، جے یو آئی اور تحریک انصاف کے عمران خان ہیں، جیسے ہمیں آپ نے طعنہ دیا کہ پانچ سال آپ کی حکمرانی رہی اس لئے آپ اپنا بویا ہوا کاٹ رہے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ پانچ سال پرویز مشرف کے ساتھ بیٹھے رہے اس طرف بھی تو دیکھیں۔ پرویز مشرف کے 9/11 اور اس کے بعد کے تمام اقدامات کو میں نے، پیپلز پارٹی نے یا آپ نے اس کے غیر آئینی اور غیر قانونی اقدامات کو تحفظ دیا تھا یا ان لوگوں نے دیا تھا۔ اگر میں مجرم ہوں تو وہ بھی مجرم ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ اس لیے مجرم ہیں کہ اگر امریکہ آیا ہے تو اس کا ذمہ دار یا ضیاالحق تھا یا پرویز مشرف تھا اور یا پرویز مشرف کے ساتھی اور ضیاء الحق کے ساتھی تھے، نہ آپ ہیں اور نہ میں ہوں، ہم تو سیاسی لوگ ہیں۔ اب وہ اٹھ کر بات کر رہے ہیں کہ جی آپ نے بویا تھا، بھئی بویا آپ نے کاٹ ہم رہے ہیں۔ مالاکنڈ ڈویژن میں آج ہم کیوں مارے جا رہے ہیں۔ شاہ صاحب آپ سن لیں کہ ہمیں وہ اس لیے نہیں مار رہے، جب ہم تحریک طالبان کے ساتھ ڈائیلاگ کر رہے تھے، اس دن میرے قائد نے یہ کہا، مسلم خان جو آج جیل میں ہے، اس نے مجھے بھی کہا تھا کہ خان صاحب! آپ ہمارا راستہ کیوں روک رہے ہیں؟ ہم نے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس وقت وہاں پر پنجاب کا ڈی آئی جی تھا جو شاید سرگودھا یا مالاکنڈ ڈویژن کا تھا اس کے سامنے اس نے کہا کہ ہمیں

پنجاب میں جانے دیں، ہم پنجاب کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور آپ آرام سے حکومت کریں جس طرح پہلے ایم ایم اے نے پانچ سال گزارے ہیں۔ مگر ہم نے اس کا راستا روکا اور ہم اس میں شہید ہوئے اور ہماری جانیں اور مال اس میں ضائع ہوئے لیکن کس کے لیے؟ پاکستان کے لیے اور اگر ہم ان کو چھوڑدیتے تو پانچ سال بڑے آرام کے ساتھ گزار سکتے تھے جیسے آج آپ کہہ رہے ہیں، تو آپ یہ بات ہمیں نہ کہتے، وہ ہمیں بھی آرام سے الیکشن مہم چلانے دیتے لیکن پاکستان کی خاطر، اس ملک کی خاطر ہم نے کہا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہاں پر عوامی نیشنل پارٹی جو عدم تشدد کی پیروکار ہے، وہ بیٹھی ہو اور وہ آپ کو راستا دے دے کہ آپ پنجاب میں جا کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجادیں۔ شاہ صاحب، اتنی بات بتادوں کہ اگر آپ اٹھیں گے تو وہ پنجاب میں آپ کا ایک ایک بندہ کھا جائیں گے جیسے وہ پھیلے ہوئے ہیں لیکن وہ وقت کو دیکھ رہے ہیں، ٹائم کو دیکھ رہے ہیں۔ جب یہ بم پھٹنے کا وقت آئے گا تو آپ دیکھیں گے کہ اس ملک کے ساتھ ہو کیا ہوگا اور 2014 کے بعد یہ صورت حال آنے والی ہے، اس لیے یہ تین پارٹیاں چیخ رہی ہیں۔ اگر ہم اکٹھے نہ ہوں تو ہمارے لیے کون آواز اٹھائے گا۔ آپ سے ہماری توقعات ہیں مگر آپ تو ہمارے لیے آواز اٹھا نہیں رہے۔ باقی پارٹیاں بھی ہمارا ساتھ نہیں دے رہیں لیکن آپ کو ہمارے ساتھ مل کر بیٹھنا چاہیے تھا۔ یہ نہیں کہ الیکشن آپ جیتیں، آپ آئیں اور حکومت میں بیٹھیں لیکن اس ملک کو بچانا ہے تو اپوزیشن بھی ہوگی اور حکمرانی بھی ہوگی اور یہ ہاؤس بھی ہوگا۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نہ جمہوریت کو مانتے ہیں، نہ آئین کو مانتے ہیں نہ پاکستان کی سٹیٹ کو مانتے ہیں، آپ ان کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں، ایسا کیوں ہے۔

آپ نے کہا کہ میں آپ کے صوبے میں جا کر جلسہ کرتا ہوں، بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ آپ کر سکتے ہیں۔ عمران خان بھی میرے صوبے میں جلسہ کرسکتے ہیں، جماعت اسلامی بھی کرسکتی ہے اور مولانا فضل الرحمٰن بھی کرسکتے ہیں۔ میں کیوں نہیں کرسکتاہوں۔ آپ نے ہمیں طعنہ دیا کہ آپ گھروں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں تو شاید ماریں یا نہ ماریں لیکن اگر ہمارے workers جلسہ میں جائیں اور وہاں پر ایک بم پھٹے تو ہمارے سوڈیڑھ سو کارکن شہید ہوجاتے ہیں۔ ہم نے تو اس پاکستان کی خاطر ساڑھے سات، آٹھ سو کارکن شہید کروائے ور نہ صوفی محمد مجھے کہتے تھے کہ خان صاحب آپ پاگل ہیں۔ پاکستان اور پنجاب آپ کو دے کیا رہا ہے؟ میں ابھی پختون خوا کی آزادی کا نعرہ لگاتا ہوں اور ہم الگ ملک بناتے ہیں اور آپ حکمرانی کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ باتیں ریکارڈ پر ہیں۔ ہم نے ان کا راستا روکا ہے اس لیے وہ ہمیں مار رہے ہیں۔ ہم ان کے راستے میں دیوار بن کر کھڑے ہیں اس لیے وہ ہمیں مار

رہے ہیں۔ آپ بھی ہمیں طعنے دے رہے ہیں ۔ شاہ صاحب! اللہ نہ کرے کہ وہ وقت آئے کہ اگر وہ کامیاب ہوگئے تو میرے اور آپ جیسے سیاسی workers کے لیے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں ہوگی بلکہ یہاں bed rooms میں بیٹھے ہوئے لوگ، اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے لیے بھی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ وہ انار کی ہوگی۔ ان لوگوں کا وحشی چہرہ آپ لوگوں نے نہیں دیکھا ہم نے دیکھا ہے۔ میں اتنی ہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں مل کر اس صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہیے تب یہ ملک بچ سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Thank you.

فاروق نائیک صاحب جو motions and resolutions under Rule 218 تھے اگر sense of the House ہو تو

We can defer these for the next session.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جی ہاں باقی کو defer کر دیں۔

*Mr. Chairman: The Notices, Questions, Resolutions and Motions under Rule 218 received for the current session and not taken up in the House shall be taken up in the next session.

Senator Farooq H. Naek: Thank you sir.

Mr. Chairman: Yes, Interior Minister *sahib*, the concluding speech on law and order situation.

Malik Mohammad Habib Khan (Minister for Interior): Mr. Chairman, sir, the honourable members of the Senate, I am grateful to you that you have allowed me to brief the honourable House on the law and order situation which is prevailing in the country with regard to the general elections. I am, at the same time, grateful to the honourable members of the House for having given me a very exhaustive input on the security concern. I stand right today on the floor of the House to perceive the security

---

* *[The Questions & their replies, Notices, Resolutions and Motions are deferred for next session as ordered by the Chairman]*

concerns and in the context of some of the political parties, I may like to submit that the role of Ministry of Interior is to support the provincial governments in maintaining law and order and security in the light of the 18th Amendment. The basic role is that of the provincial governments and our role is to provide them the support of the Civil Armed Forces which are at the disposal of Ministry of Interior. In addition to that, we provide the intelligence input which

we receive from the National Security Services. I am sure that we are all well aware of National Security Services like the ISI etc. Very recently, I have gone through across the country to meet the Chief Ministers and their team members. I have gone to Balochistan, across the border, the arrangements which have been made by Civil Armed Forces and in the light of the information that we received from the intelligence that the flow of some of the undesirable elements might take place just before the elections to create unrest and frustrate our efforts to hold elections. I was glad to see the arrangements made by the civil armed forces, the F.C. Balochistan was determined and their morale was very high. Their deployment was very effective to carry out their responsibilities to keep a check and preempt any such movement across the border which is according to our intelligence report is designed for any nefarious activities before the polling or during the polling.

At the same time, I may like to submit that my visit to Karachi was very exhaustive, I have gone through the meetings with all political leaders across the board. I had a very valuable input and in the light of that, then I had the meetings with the law enforcing agencies; a comprehensive contingency plan was presented by the Sindh Government and in that contingency plan, before that, I had a meeting with the Rangers D.G. who had given his view point on the operation that is being conducted in Karachi. I

assure you, the D.G. Rangers is a very upright officer and I found him very well versed with the situation. He is conducting that operation across the board without any discrimination. Meeting with the law enforcing agencies, and then with the political leaders, has given me enough space and enough sense of understanding of security problems to reconcile the whole situation in the overall context of security in Karachi. I assure you, the security situation in Karachi will be conducive to the extent that we will be able to hold polls. I appreciate the steps taken by and the announcement made by three parties which have been targeted unfortunately by the militants, the terrorists which is their outlook and mindset. I don't think that anybody has to back them off in the country because the other day I was attending the *Shuhada* Day in GHQ and we all heard the Chief of Army Staff, his view point was very clear that it is our war and we are fighting against them as law enforcing agencies on the front and of course, the Army is on the front fighting with the support of the public. We are all on one page to fight against terrorism, extremism and against all these undesirable elements. So, there is no doubt that we as a nation, need a collective wisdom and the Chief of Army Staff General Kayani has clarified the whole position. I think, after his speech we should be very clear on one point that as a nation you are all one and there is no discrimination whatsoever in fighting against terrorism.

I would like to make a statement for record on the floor of the House because we are passing through a very critical juncture in the history of Pakistan. We have been watching this whole situation for the last four decades. It has emerged from a situation that of course, I need not to emphasize, the 9/11 incident and then subsequent developments. But now, we are at a stage that the enemy is a terrorist and the enemy from within and we have to

fight against this enemy. It is our war and we will have to fight it out. I will read this little statement just to put it on record. I have no hesitation in saying that the overall environment prevailing in the country for the last 12 years as we reached at a point where we need the collective wisdom to assist the law enforcement agencies and armed forces. This also entails public support and confidence for fighting the war against terrorists.

Mr. Chairman, sir, we are facing a post generation war. This is a war which is aimed to destabilize the State and to bring public at clash against the national security forces. I must also inform this august House that the hostile elements in the country, who are accelerating the process through clandestine means, must be frustrated by public support. The law enforcing agencies at our command are fully committed to fight against this menace.

Mr. Chairman: Thank you.

Malik Mohammad Habib Khan: With this statement, I will just add one thing more that the contingency plan which has been presented by the respective provincial governments is comprehensive and the support of civil armed forces and the army deployment has been worked out in coordination with the military authorities. The Secretary Defence was present in one of the meetings with the Election Commission. Of course, we are all on board. We have to work as a team for this national cause. The deployment of army is fully worked out particularly in Karachi in certain areas, where there are certain apprehensions that law and order might be disturbed during the polling or before polling. In Balochistan province, particularly in certain districts, there are eight to ten districts where the army is going to be deployed. I have no doubt that we are able to conduct the polls. It is not all peace

during the elections as there are odd incidents taking place in which nobody can help, but certainly, we will be able to hold the elections and allow the people to go to the polling.

The security environments; if you look at it genuinely, last three or four days with the contingency plan, the nefarious designs of the militancy, the undesirable elements have been pre−empted and they are not allowed to carry out their major operations, whereas they are designed to carry out major operation and we have intelligence reports.

With this, I will sum up and not take your time, we have a complete contingency plan and we are going to hold meeting in this regard. The Prime Minister has held the meeting today and the final meeting is going to take place on the 4th of this month to finally monitor and see if there is any loophole in the contingency plan, we will try to make up that and Mr. Chairman thank you very much and the honourable members of the Senate, I am grateful that I have been provided this opportunity to brief you on law and order. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Keeping in view the concerns of the members of the House, the Caretaker Government is hereby asked to provide level playing field to all democratic political forces, parties for participation in general elections to be held on 11th of May. Yes, Leader of the House.

Senator Farooq H. Naek (Leader of the House): Thank you. Sir, as far as my appointment as the Leader of the House is concerned, I must tell Shah *sahib* is a good friend of mine, that I was asked to take up this position. I made it very clear that I would be here to regulate the business of the Senate or whatever the Government's policies are, the Minister would be there to

defend them. I am not an extension and because of my experience as a Chairman Senate; it was thought that I would be able to regulate the business of the Senate and the proceedings of the Senate. Its proof is this that this is the first time Mr. Chairman that you should see the presence of such number of Ministers. You are the Chairman and I also had been the Chairman, about 14 or 15 Ministers are there in the Caretaker Cabinet and out of them now 8 Ministers are present. It shows that the Senate business is being regulated very well. The apprehensions of Shah *sahib* I would like to put them at rest and I am not defending anybody. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you. We appreciate your efforts.

In the exercise of powers conferred by clause (3) of Article 54 read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its business on Thursday, the 2nd May, 2013.

Sd/−

(Syed Nayyar Hussain Bokhari)

Chairman Senate

−−−−−−−−−−−

[The Senate was prorogued sine die]

−−−−−−−−−−−